لعنت

کا مستحق ٹھہرانے والے چالیس عمل

تالیف
شیخ الحدیث ابومحمد عبدالستار الحماد

إِنْ تَجْتَنِبُوا كَبَائِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ مُدْخَلًا كَرِيمًا

”تم اگر بڑے بڑے گناہوں سے بچتے رہے تو ہم تمہاری چھوٹی برائیاں کو نظر انداز کر دیں گے اور تمہیں عزت کی جگہ داخل کریں گے۔“
(۴/النساء:۳۱)

لعنت

کا مستحق ٹھہرانے والے چالیس عمل

تالیف
شیخ الحدیث ابو محمد عبد الستار الحماد

ناشر .... محمد سرور عاصم

اشاعت .... جنوری 2009ء

قیمت ....

بالمقابل رحمان مارکیٹ غزنی سٹریٹ، لاہور۔ پاکستان فون: 042-7244973

بیسمنٹ اٹلس بینک بالمقابل شیل پٹرول پمپ کوتوالی روڈ، فیصل آباد۔ پاکستان فون: 041-263124

فہرست

مقدمہ

رسول اللہ ﷺ دین حق لے کر آئے ہیں جن لوگوں نے اسے دل وجان سے مان لیا اور عملی زندگی میں اس سے راہنمائی لی وہ دنیا و آخرت میں کامیاب وکامران ہیں اور اس کے برعکس جو لوگ غرور و تکبر اور دنیا طلبی کی وجہ سے اسے نظر انداز کرتے رہے وہ اللہ اور اسکے رسول ﷺ کی لعنت کے حقدار ہیں، اس بنا پر ضروری ہے کہ ایسے امور کی نشاندہی کر دی جائے جو دین حق میں باعث لعنت ہیں تاکہ ہم ان سے اجتناب کریں، حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "لوگ رسول اللہ ﷺ سے خیر کے متعلق سوال کرتے تھے لیکن میں ہمیشہ آپ سے شر کے متعلق پوچھتا تھا کہ مبادا میں اس کا مرتکب ہو جاؤں۔" [1]

پھر جو کام اللہ تعالیٰ نے حرام کیے ہیں ان میں سے زیادہ سنگین وہ امور ہیں جن کے ارتکاب پر انسان اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی لعنت کا سزاوار ہو جاتا ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ ہم ایسے امور سے واقفیت حاصل کریں جو باعث لعنت ہیں۔ دور حاضر میں ایسے کام بکثرت پائے جاتے ہیں جو معاشرتی طور پر بہت ہلکے معلوم ہوتے ہیں کیونکہ وہ ہمارے معاشرے کا حصہ بن چکے ہیں مثلاً: شراب نوشی، بدکرداری، قطع رحمی، عورتوں کا مردوں کی شکل وصورت اختیار کرنا اور اس کے برعکس مردوں کا عورتوں کی چال ڈھال اختیار کرنا، والدین کی نافرمانی، سود خوری، رشوت ستانی اور ایسے رسوم ورواج کی پیروی جو دین حق سے متصادم ہیں۔ اس لیے ہم ایسے جرائم کی تفصیل بیان

[1] صحیح بخاری، الفتن: ۷۰۸۴۔

کرنا چاہتے ہیں جو باعث لعنت اور اللہ کی رحمت سے دوری کا سبب ہیں۔ واضح رہے کہ لغوی طور پر لفظ لعنت دور رکھنے کے معنی میں استعمال ہوتا ہے اور اصطلاحی طور پر لعنت کا معنی یہ ہے کہ اللہ کی رحمت سے دور کر دینا، شیطان کو لعین بھی اسی معنی میں کہا جاتا ہے کہ اسے نافرمانی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی رحمت اور بخشش سے دور کر دیا گیا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ جس کام کے ارتکاب سے انسان اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی لعنت کا سزاوار ہوتا ہے وہ کبیرہ گناہ بلکہ سنگین کبیرہ گناہ ہے ایسے بڑے بڑے گناہوں سے اجتناب کا فائدہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ چھوٹے چھوٹے گناہوں کو معاف کر دیتا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَآئِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ مُّدْخَلًا كَرِيْمًا﴾ [1]

”تم اگر بڑے بڑے گناہوں سے بچتے رہے تو ہم تمہاری چھوٹی برائیوں کو نظر انداز کر دیں گے اور تمہیں عزت کی جگہ داخل کریں گے۔“

جو انسان باعث لعنت کاموں کا عادی ہے وہ قطعاً اللہ تعالیٰ کے اس وعدے کا حقدار نہیں ہے جو مذکورہ آیت کریمہ میں بیان ہوا ہے۔ اب ہم مختصر طور پر ایسے کاموں کی نشاندہی کرتے ہیں جو باعث لعنت ہیں اور اللہ تعالیٰ کے حضور دعا گو ہیں کہ وہ ہمیں ان سے محفوظ رکھے۔ (آمین)

ابو محمد عبدالستار الحماد

میاں چنوں 15 دسمبر 2008 بروز سوموار

[1] ٤/ النساء:٣١۔

01 شرک

شرک ایک بدترین جرم ہے، اس کا ارتکاب باعث لعنت ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَمَاتُوا وَهُمْ كُفَّارٌ أُولَٰئِكَ عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ۝ خَالِدِينَ فِيهَا ۖ لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنظَرُونَ ۝﴾ [1]

"جو لوگ کفر کرتے رہے اور پھر اسی حالت میں مر گئے تو ایسے لوگوں پر اللہ، اس کے فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہے وہ اس لعنت زدگی میں ہمیشہ رہیں گے، ان سے یہ سزا کم نہ ہوگی اور نہ ہی مزید مہلت دی جائے گی۔"

شرک کے ارتکاب سے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو بہت تکلیف ہوتی ہے، اس طرح کی اذیت رسانی بھی باعث لعنت ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

﴿إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِينًا ۝﴾ [2]

"بلاشبہ جو لوگ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو ایذا پہنچاتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان پر دنیا میں بھی لعنت فرمائی اور آخرت میں بھی، اور ان کے لیے رسوا کن عذاب تیار کر رکھا ہے۔"

غیر اللہ کے لیے ذبح کرنا شرک ہے اور اس کے ارتکاب پر بھی انسان اللہ کی لعنت کا حقدار ہو جاتا ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

[1] ۲/ البقرہ:۱۶۱، ۱۶۲۔ [2] ۳۳/ الاحزاب:۵۷۔

"اللہ تعالیٰ کی اس شخص پر لعنت ہے جو غیر اللہ کے لیے ذبح کرتا ہے۔" ❶

غیر اللہ کے لیے ذبح کرنا عام ہے کہ غیر اللہ کے لیے اسے نامزد کر دیا جائے یا غیر اللہ کے نام پر ذبح کیا جائے، اگر کوئی جانور غیر اللہ کے لیے نامزد کیا گیا ہے تو ذبح کرتے وقت اس پر اللہ کا نام بھی لے لیا جائے تو بھی اس کی سنگینی میں کوئی فرق نہیں آتا لیکن جو شخص ذبح کرتے وقت کسی بزرگ کا نام لیتا ہے کہ میں اللہ کے بجائے اس کے نام پر ذبح کرتا ہوں، ایسا کرنا تو بہت بڑا جرم ہے بلکہ شرک اکبر ہے۔

قبروں پر مساجد تعمیر کرنا، شرک کا بدترین ذریعہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے قبرستان میں نماز پڑھنے سے منع کیا ہے لیکن جو شخص قبر کو مسجد قرار دے دیتا ہے یا وہاں مسجد تعمیر کرتا ہے اس پر اللہ کے رسول ﷺ نے لعنت فرمائی ہے اور اسے یہود و نصاریٰ کا فعل قرار دیا ہے چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ نے یہود و نصاریٰ پر لعنت کی ہے کیونکہ انہوں نے اپنے انبیاء علیہم السلام کی قبروں کو مسجدیں بنا لیا تھا۔" ❷

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے حبشہ میں ایک گرجا دیکھا، جس میں تصاویر رکھی ہوئی تھیں، انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا:

"یہ وہ لوگ ہیں جب ان میں کوئی نیک آدمی فوت ہو جاتا تو اس کی قبر پر مسجد بنا لیتے اور وہاں بزرگوں کے مجسمے بنا کر رکھ دیتے۔ یہ لوگ اللہ کے ہاں بدترین مخلوق ہیں۔" ❸

❶ صحیح مسلم، الاضاحی:۱۹۸۷۔ ❷ صحیح بخاری، الجنائز:۱۳۳۰۔
❸ صحیح بخاری، الصلوٰۃ: ٤٣٤۔

یہ بڑی عجیب بات ہے کہ جس کام کو رسول اللہ ﷺ نے باعث لعنت قرار دیا ہے، اسے آج بہترین عبادت سمجھ کر کیا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے قرب کا بہت بڑا ذریعہ خیال کیا جاتا ہے۔

02 اللہ کی کتاب میں اضافہ کرنا

اللہ کی کتاب میں اضافہ کا مطلب یہ ہے کہ اس میں کوئی ایسی چیز داخل کر دی جائے جو اس سے نہیں ہے یا اس میں آمدہ الفاظ کی ایسی تاویل کرنا، جس کی الفاظ میں قطعاً گنجائش نہیں جیسا کہ یہود و نصاریٰ نے تورات کے ساتھ یہ سلوک روا رکھا، انہوں نے اس میں تحریف کی اور اس کے احکام کو بدل ڈالا، ہماری کتاب قرآن مجید کو بدلنے کی ہمت تو ابھی تک کسی کو نہیں ہوئی البتہ اس کی آیات کے متعلق ایسی تاویلات پیش کی جاتی ہیں جو اللہ کی منشا کے خلاف ہیں۔ ایسا رویہ اختیار کرنا باعث لعنت ہے جیسا کہ حدیث میں ہے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

> ''چھ شخص ایسے ہیں، جن پر میں خود لعنت کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ بھی ان پر لعنت کرتا ہے اور ہر نبی جو مستجاب الدعوات ہے ان پر لعنت کرتا ہے، ان میں سے ایک اللہ کی کتاب میں اضافہ کرنے والا ہے۔'' [1]

03 تقدیر کا انکار

تقدیر اللہ کا وہ راز ہے جس پر کوئی انسان، جن یا فرشتہ مطلع نہیں ہے، کائنات

[1] مستدرک حاکم، ص:۳٦، ج۱۔

میں جو ہو چکا ہے یا ہو رہا ہے یا آئندہ جو کچھ ہوگا وہ اللہ تعالیٰ کے پہلے سے طے شدہ علم کے مطابق ہے اسی کا نام تقدیر ہے، لیکن کچھ لوگ ایسے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی تقدیر کی تکذیب اور انکار کرتے ہیں، انہیں قدریہ کہا جاتا ہے، ان کا کہنا ہے کہ کائنات میں جو کچھ ہو رہا ہے یہ اللہ تعالیٰ کے پہلے سے کسی طے شدہ پروگرام کے مطابق نہیں بلکہ خود بخود ایسا ہو رہا ہے اور ہوتا رہے گا۔ ان میں سے کچھ لوگ ایسے بھی ہیں کہ خیر و بھلائی کے متعلق یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے، لیکن شر کی نسبت اللہ کی طرف نہیں کی جا سکتی بلکہ اسے انسان کی طرف منسوب کرتے اور اسے شر کا خالق قرار دیتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے اس قسم کے لوگوں کو لعنتی قرار دیا ہے فرمان نبوی ﷺ ہے:

"اللہ کی تقدیر کا انکار کرنے یا جھٹلانے والے پر اللہ تعالیٰ کی، میری بلکہ ہر نبی کی لعنت ہے۔" [1]

بلکہ ایک روایت میں ہے کہ میری امت خسف اور مسخ سے دوچار ہوگی، اس قسم کا عذاب ان لوگوں پر آئے گا جو تقدیر کی تکذیب کرنے والے ہیں۔ [2]

بہر حال اللہ کی تقدیر کا انکار بھی باعث لعنت ہے۔

04 معصیت رسول ﷺ

اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کو اپنی اطاعت اور اپنے رسول ﷺ کی نافرمانی کو اپنی نافرمانی قرار دیا ہے رسول اللہ ﷺ نے ایسے لوگوں پر لعنت فرمائی ہے جو آپ کی نافرمانی کرتے ہیں۔ غزوہ تبوک کے موقع پر آپ کو اطلاع دی گئی کہ اس وادی میں بہت کم پانی ہے، آپ ﷺ نے حکم جاری فرمایا کہ مجھ سے پہلے وہاں

[1] جامع ترمذی، القدر: ۲۱۵٤۔ [2] جامع ترمذی، القدر: ۲۱۵۳۔

کوئی آدمی نہ جائے، لیکن کچھ منافقین نے آپ کے اس حکم کی خلاف ورزی کی، بلکہ آپ کی صریح نافرمانی کرتے ہوئے وہاں پہنچ کر پانی پر قبضہ کرلیا تو رسول اللہ ﷺ نے ان پر لعنت فرمائی۔ ❶

بلکہ قیامت کے دن رسول اللہ ﷺ کی نافرمانی کرنے والے خود ایک دوسرے کو لعنت کریں گے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوهُهُمْ فِي النَّارِ يَقُولُونَ يَا لَيْتَنَا أَطَعْنَا اللَّهَ وَأَطَعْنَا الرَّسُولَا ۝ وَقَالُوا رَبَّنَا إِنَّا أَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَاءَنَا فَأَضَلُّونَا السَّبِيلَا ۝ رَبَّنَا آتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِيرًا ۝ ﴾ ❷

”جس دن ان نافرمانوں کے چہرے آگ میں الٹ پلٹ کیے جائیں گے تو وہ کہیں گے اے کاش! ہم نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کی ہوتی، نیز وہ کہیں گے، اے ہمارے رب! ہم نے اپنے سرداروں اور بڑوں کا حکم مانا تھا تو انہوں نے ہمیں راہ حق سے بہکا دیا، اے ہمارے رب! ان پر دگنا عذاب کر اور ان پر سخت لعنت کر۔“

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ يَوْمَئِذٍ يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَعَصَوُا الرَّسُولَ لَوْ تُسَوَّىٰ بِهِمُ الْأَرْضُ ﴾ ❸

”اس دن جن لوگوں نے کفر کیا اور رسول اللہ ﷺ کی نافرمانی کی ہو گی یہ تمنا کریں گے کہ کاش! زمین پھٹ جائے اور وہ اس میں سما جائیں۔“

---

❶ مسند امام احمد، ص: ۴۰۰، ج ۵۔ ❷ ۳۳/ الاحزاب: ۶۸، ۶۷، ۶۶۔

❸ ۴/ النساء: ۴۲۔

05 ترکِ سنت

اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو انسانوں کے لیے ایک نمونہ بنا کر بھیجا ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک مسلمان رسول اللہ ﷺ کی سنت سے محبت رکھے اور اپنی زندگی میں انہیں اختیار کرنے کی بھرپور کوشش کرے۔ لیکن کچھ بدقسمت لوگ ایسے ہیں جنہیں رسول اللہ ﷺ کی اداؤں سے کوئی محبت نہیں اور نہ ہی وہ انہیں اپنی زندگی کا حصہ بنانے کے لیے تیار ہیں۔ ایسے لوگوں کے متعلق بھی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ

"جو مسلمان میری سنت کا انکاری ہے، اس پر اللہ تعالیٰ کی، میری اور ہر نبی کی لعنت ہے۔" [1]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

"جو شخص میری سنت سے اعراض کرتا ہے وہ مجھ سے نہیں۔" [2]

اس حدیث کے مطابق جو مسلمان رسول اللہ ﷺ کی سنت سے پیار اور محبت کرنے کے بجائے اس سے روگردانی کرتا ہے اس کے لیے سخت وعید ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے لیکن جو لوگ رسول اللہ ﷺ کی سنت سے نہ صرف اعراض کرتے ہیں بلکہ وہ اس سے مذاق اور استہزا کرتے ہیں اور دوسروں کے لیے سنت پر عمل پیرا ہونے میں رکاوٹیں کھڑی کرتے ہیں، ان کا قیامت کے دن کیا حشر ہوگا، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿قُلْ أَبِاللَّهِ وَآيَاتِهِ وَرَسُولِهِ كُنتُمْ تَسْتَهْزِئُونَ ۝ لَا تَعْتَذِرُوا قَدْ كَفَرْتُم بَعْدَ إِيمَانِكُمْ ۚ إِن نَّعْفُ عَن طَائِفَةٍ مِّنكُمْ نُعَذِّبْ طَائِفَةً بِأَنَّهُمْ

---

[1] مستدرک حاکم، ص: ۵۲۵، ج ۲۔ [2] صحیح بخاری، النکاح: ۵۰۶۳۔

كَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ﴾ [1]

”کہہ دیجیے! کیا تمہاری ہنسی، دل لگی، اللہ، اس کی آیات اور اس کے رسول کے ساتھ ہی ہوتی ہے اب بہانے نہ بناؤ تم فی الواقع ایمان لانے کے بعد کافر ہو چکے ہو۔“

ہمارے ہاں عموماً لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں کو مذاق کا ذریعہ بنا لیتے ہیں، یہ بہت خطرناک روش ہے یہ براہ راست کفر تک پہنچانے والا عمل ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے محفوظ رکھے۔

06 بدعت کو رواج دینا

دینی معاملات میں اللہ تعالیٰ نے کوئی ایسی چیز نہیں چھوڑی جسے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ بیان نہ کیا ہو، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ ﴾ [2]

”آج میں نے تمہارے لیے دین کو مکمل کر دیا ہے اور میں نے تم پر اپنی نعمت پوری کر دی ہے۔“

اس آیت کے پیش نظر دینی معاملات میں کوئی نئی چیز ایجاد کرنا جس کی مثال قرون اولیٰ میں نہ ملتی ہو بدعت کہلاتی ہے، اس قسم کی بدعت باعث لعنت ہے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

”جس نے بدعت ایجاد کی یا بدعتی کو اپنے ہاں ٹھکانا دیا اس پر اللہ کی اس کے فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔“ [3]

[1] ۹/ التوبة: ۶۵۔۶۶۔ [2] ۵/ المائدة: ۳۔ [3] مسند امام احمد، ص: ۲۲، ج ۱۔

رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایسے کاموں سے باز رہنے کی تلقین فرمائی ہے،

فرمان نبوی ﷺ ہے:

''تم نئے کاموں سے بچو، کیونکہ ہر نئی چیز بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں لے جانے والی ہے۔'' [1]

عادات میں نئی نئی اختراعات و ایجادات تو مستحسن ہیں کیونکہ عادات میں اصل اباحت ہے لیکن عبادات میں ایجادات حرام اور ناجائز ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

''جس نے ہمارے دین میں کوئی نیا کام ایجاد کیا جو اس سے نہیں تو وہ مردود ہے۔'' [2]

(07) قبروں پر مساجد تعمیر کرنا

اسلام میں قبروں کو کوئی غیر معمولی حیثیت نہیں دی گئی ہے بلکہ قبروں پر عوام الناس جن امور کا ارتکاب کرتے ہیں، کتاب و سنت کے مطابق انہیں جرائم شمار کیا گیا ہے، ان جرائم میں ایک بدترین جرم یہ ہے کہ قبروں پر مساجد بنا دی جاتی ہیں پھر وہاں غیر اللہ کی پوجا پاٹ کا سلسلہ شروع کر دیا جاتا ہے حالانکہ اسلام میں مسجد اور قبر دونوں ایک جگہ نہیں بنائی جا سکتیں اور ان دونوں کا ایک جگہ تعمیر کرنا توحید خالص اور اللہ کی بندگی کے خلاف ہے جبکہ مسجد کو اللہ تعالیٰ کی توحید پھیلانے کے لیے تعمیر کیا جاتا ہے، متعدد احادیث میں قبر پر مسجد بنانے کو باعث لعنت قرار دیا گیا ہے چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مرض وفات میں فرمایا:

---

[1] مسند امام احمد، ص:۱۲٦، ج٤۔ [2] صحیح بخاری، کتاب الصلح: ۲٦۹۷۔

''اللہ تعالیٰ کی یہود و نصاریٰ پر لعنت ہو جنھوں نے اپنے انبیا علیہم السلام کی قبروں کو مسجدیں بنالیا۔'' ❶

ایک حدیث کے الفاظ اس طرح ہیں کہ ''اللہ تعالیٰ یہودیوں کو قتل کرے انہوں نے اپنے انبیا علیہم السلام کی قبروں کو مسجدیں بنالیا۔'' ❷

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ اس کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خطرہ لاحق ہوا کہ میرے مرنے کے بعد لوگ یہود و نصاریٰ کی طرح میری قبر کی اس طرح تعظیم نہ کرنے لگ جائیں جس طرح ان سے پہلے لوگوں نے بطور تعظیم انہیں مساجد کا درجہ دے دیا تھا۔ یہود و نصاریٰ پر لعنت بھیجنے سے اس امر کی طرف اشارہ کرنا مقصود تھا کہ جو لوگ ان کے نقش قدم پر چلیں گے وہ بھی قابل مذمت ہیں۔ ❸

حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں مزید وضاحت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''یاد رکھو! تم سے پہلے کچھ لوگ اپنے انبیا اور نیک لوگوں کی قبروں پر مسجدیں بنایا کرتے تھے، خبردار! تم قبروں پر مسجدیں نہ بنانا، میں تمھیں سختی کے ساتھ اس کام سے روک رہا ہوں۔'' ❹

حضرت عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اس عالم رنگ و بو میں بدترین وہ لوگ ہیں جو اپنے انبیا کی قبروں کو مسجدیں بناتے ہیں۔'' ❺

---

❶ صحیح بخاری، الصلوٰۃ:٤٣٥۔ ❷ صحیح بخاری، الصلوٰۃ:٤٣٧۔

❸ فتح الباری، ص٦٨٩ ج١۔ ❹ صحیح مسلم، المساجد:٥٣٢۔

❺ مسند امام احمد، ص:١٩٥، ج١۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بھی اس معنی کی ایک روایت کو نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''وہ لوگ بدترین ہیں جن کی زندگی میں قیامت قائم ہوگی اور وہ قبروں کو مسجدیں بنائیں گے۔'' [1]

واضح رہے کہ قبروں کو مسجدیں بنانے کے تین معنی بیان کیے گئے ہیں:

① قبروں پر نماز پڑھنا اور انہیں سجدہ کرنا۔

② قبروں کی طرف منہ کر کے عبادت کرنا اور ان کی طرف منہ کر کے سجدہ کرنا۔

③ قبروں پر مساجد تعمیر کرنا اور اہتمام کے ساتھ ان میں نماز ادا کرنا۔

بہرحال قبر کے پاس اعتکاف بیٹھنا، اس کا طواف کرنا، اس پر غلاف چڑھانا، جھنڈیاں لگانا، بجلی کے قمقموں سے مزین کرنا، فانوس لٹکانا، اس پر عمارت کھڑی کرنا، دل آویز محراب بنانا، اس پر مسجد تعمیر کرنا، اسے زیارت گاہ قرار دینا حرام ہے اور شریعت نے ان افعال کے مرتکب کو ملعون قرار دیا ہے۔

08 صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بُرا بھلا کہنا

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی فضیلت کے متعلق متعدد آیات نازل فرمائی ہیں، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ ۙ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴾ [2]

---

[1] مسند امام احمد، ص: ٤٥٥، ج ١۔ [2] ٩/ التوبة: ١٠٠۔

''اور جن لوگوں نے ایمان لانے میں سبقت کی، مہاجرین سے بھی اور انصار سے بھی اور جنہوں نے نیکوکاری کے ساتھ ان کی پیروی کی، اللہ ان سے خوش ہے اور وہ اللہ سے راضی ہیں اور اس نے ان کے لیے ایسے باغات تیار کر رکھے ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں اور وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے یہ بڑی کامیابی ہے۔''

اس طرح کی متعدد آیات ہیں جن میں اللہ تعالیٰ نے ان پاکباز لوگوں کے مناقب کو بیان کیا ہے لیکن اس کے باوجود کچھ بدبخت لوگ ایسے ہیں جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو برا بھلا کہتے ہیں اور انہیں ہدف طعن بناتے ہیں، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آسمان نبوت کے درخشاں ستارے ہیں اور نزول شریعت کے عینی شاہد ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں برا بھلا کہنے کو باعث لعنت قرار دیا ہے چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک دفعہ آپ کے صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمیں آئندہ برا بھلا کہا جائے گا۔ آپ نے فرمایا:

''جو شخص میرے صحابہ پر زبان طعن دراز کرے گا، اس پر اللہ، اس کے فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔'' [1]

علامہ البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔ [2]

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو برا بھلا کہنے والا دین اسلام سے خارج ہے کیونکہ ایسا کرنے والا اللہ کے دین کو ہدف طعن بناتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

''میرے صحابہ کو برا بھلا نہ کہو، مجھے اس اللہ کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تم میں سے کوئی احد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کرے

[1] معجم طبرانی حدیث نمبر ۱۲۷۰۹۔ [2] صحیح الجامع حدیث نمبر: ۶۲۸۵۔

تو وہ صحابہ کرام کے مد اور نصف مد خرچ کرنے کے برابر نہیں ہو سکتا۔" ❶

نیز آپ ﷺ نے فرمایا:

"میرے صحابہ کے متعلق اللہ تعالیٰ کو یاد رکھنا، انہیں ہدف تنقید نہ بنانا، جو ان سے محبت کرے گا وہ میری وجہ سے محبت کرے گا اور جو ان سے بغض رکھے گا وہ میرے ساتھ بغض کی وجہ سے ان کے ساتھ عداوت رکھے گا، جس نے انہیں تکلیف دی، اس نے گویا مجھے تکلیف دی، جس نے مجھے تکلیف پہنچائی، انہوں نے گویا اللہ تعالیٰ کو تکلیف دی، اور جو شخص اللہ کو تکلیف دے گا اللہ اسے ضرور پکڑے گا۔" ❷

ان آیات واحادیث کے پیش نظر ہمیں چاہیے کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا دل و جان سے احترام بجا لائیں اور انہیں برا بھلا کہنے سے پرہیز کریں، بصورت دیگر ہمیں اپنے ایمان سے ہاتھ دھونا پڑیں گے۔

09 مدینہ طیبہ کی بے حرمتی

رسول اللہ ﷺ نے مدینہ طیبہ کو قابل حرمت قرار دیا ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ وہاں کوئی ایسا کام نہ کیا جائے جو اس کی عزت و تعظیم کے خلاف ہو۔ اس مقدس شہر کی سب سے بڑی بے حرمتی یہ ہے کہ وہاں ایسا کام کیا جائے جس پر اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے مہر تصدیق ثبت نہیں کی ہے، وہاں بدعات کو رواج دینا یا بدعتی حضرات کو پھلنے پھولنے کا موقع فراہم کرنا بھی اس شہر کی عزت و ناموس کے خلاف ہے چنانچہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

❶ صحیح بخاری، فضائل الصحابہ: ۷۶۷۳۔ ❷ ترمذی، المناقب: ۳۸٦۲۔

"مدینہ طیبہ عائر (جبل عیر) سے لے کر ثور تک حرم ہے، جو شخص اس شہر میں بدعت کو رواج دیتا ہے یا کسی بدعتی کو جگہ فراہم کرتا ہے اس پر اللہ، اس کے فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے، اس سے کوئی نفل یا فرض عبادت قبول نہیں کی جائے گی۔" ❶

واضح رہے کہ جبل احد کے پچھلی جانب ثور ایک چھوٹی سی پہاڑی ہے جو حرم مدینہ کی حد ہے۔

اہل مدینہ کو ہراساں کرنا: رسول اللہ ﷺ نے مدینہ میں رہائش رکھنے کی ترغیب دی ہے خود سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے مدینہ طیبہ میں مرنے کی دعا کی تھی کہ "اللہ! مجھے شہادت عطا فرما اور میری موت مدینہ طیبہ میں ہو۔" ہمارے نزدیک صالح عقیدہ اور نیک عمل کے ساتھ مدینہ طیبہ میں رہائش رکھنا بہت بڑی سعادت ہے، اگر کوئی شخص اہل مدینہ کو ہراساں کرتا ہے یا انہیں خوفزدہ کرنے کے لیے افواہوں کا بازار گرم رکھتا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے ایسے شخص پر لعنت فرمائی ہے۔

حضرت سائب بن خلاد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"جو شخص ظلم کے طور پر اہل مدینہ کو خوفزدہ کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے پریشان کرے گا اور اس پر اللہ تعالیٰ کی، اس کے فرشتوں کی بلکہ تمام لوگوں کی لعنت ہے، نیز اس سے کسی قسم کی فرض یا نفل عبادت قبول نہیں کی جائے گی۔" ❷

اس حدیث میں اہل مدینہ کو ہراساں کرنے کے متعلق سخت وعید آئی ہے۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

---

❶ صحیح بخاری، فضائل المدینہ:۱۸۷۲۔ ❷ مسند امام احمد، ص: ۵۵، ج ٤۔

”جو شخص اہل مدینہ کے خلاف کوئی سازش تیار کرتا ہے یا انہیں پریشان کرنے کے لیے کوئی پروگرام تشکیل دیتا ہے وہ اسی طرح پگل جائے گا جس طرح نمک پانی میں پگل جاتا ہے۔“ [1]

(10) حدود اللہ میں رکاوٹ بننا

اللہ تعالیٰ نے کچھ جرائم کے ارتکاب پر حد لگانے کا اعلان کیا ہے ان حدود کا فائدہ یہ ہے کہ ان کے قائم کرنے سے امن قائم ہوتا ہے، لوگ آرام اور سکون سے زندگی بسر کرتے ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ يّٰۤاُولِي الْاَلْبَابِ ﴾ [2]

”اے اہل دانش! تمہارے لیے قصاص ہی میں زندگی ہے۔“

مختصر سا جملہ دریا کو کوزے میں بند کرنے کے مترادف ہے یعنی قصاص بظاہر تو موت ہے مگر درحقیقت پوری زندگی کا راز اسی میں ہے، دور جاہلیت میں اگر کوئی شخص مارا جاتا تو اس کے قصاص کا کوئی قاعدہ نہ تھا۔ ایک خون کے بدلے دونوں طرف سے خون کی ندیاں بہہ جاتیں مگر پھر بھی فساد کی جڑ ختم نہ ہوتی۔ اس آیت کریمہ میں اللہ نے قصاص کا عادلانہ قانون دے کر دنیا بھر کے لوگوں کو جینے کا حق دیا ہے، پھر جب قاتل کو علم ہوگا کہ مجھے بھی کیفر کردار تک پہنچایا جائے گا تو وہ اقدام قتل سے پہلے سو بار سوچے گا۔ ممکن ہے کہ وہ اس اقدام سے باز رہے کہ اس کے بعد میں بھی دنیا میں نہیں رہوں گا، بہرحال حدود اللہ کے نفاذ ہی میں امن و سکون ہے جو شخص اللہ کی حدود کو نافذ

---

[1] صحیح بخاری، فضائل المدینہ:۱۸۷۷۔ [2] ۲/ البقرۃ:۱۷۹۔

نہیں کرتا یا اس کے نفاذ میں رکاوٹ بنتا ہے وہ اللہ کے ہاں بہت بڑا مجرم ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو شخص قصاص یا دیت میں رکاوٹ بنتا ہے، اس پر اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے، اس سے کسی قسم کی عبادت فرض یا نفل قبول نہیں کی جائے گی۔'' [1]

اس سے معلوم ہوا کہ جو شخص اللہ کی حدود کو نافذ کرنے میں رکاوٹ کھڑی کرتا ہے یا مجرم کے جرم کو چھپانے میں معاونت کرتا ہے، اس کے معاملہ کو ظاہر نہیں کرتا بلکہ پردہ پوشی کر کے اس کی مدد کرتا ہے وہ بہت بڑا مجرم ہے، اللہ کے ہاں وہ ملعون ہے۔

(11) والدین کی نافرمانی

کتاب وسنت میں انسان کو اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک کی بہت تاکید کی گئی ہے اور ان کی نافرمانی کو باعث لعنت قرار دیا گیا ہے۔ لیکن کچھ لوگ اس نعمت کی قدر نہیں کرتے بلکہ والدین کی تذلیل وتوہین کا باعث بنتے ہیں اور ان پر لعنت کرنے سے بھی گریز نہیں کرتے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی اولاد پر لعنت کی ہے جو اپنے والدین کے لیے سوہان روح بنتی ہے چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ نے اس شخص پر لعنت کی ہے جو اپنے والدین پر لعن وطعن کرتا ہے۔'' [2]

ایک روایت میں ہے کہ جو انسان اپنے والدین کو گالی دیتا ہے اللہ تعالیٰ نے

---

[1] سنن ابن ماجه، الديات: ٢٦٣٥۔ [2] مسند امام احمد، ص: ١٠٨، ج ١۔

اس پر لعنت کی ہے۔ (حوالہ مذکور)

رسول اللہ ﷺ نے والدین کی عزت وحرمت کو بڑے عجیب انداز میں بیان فرمایا ہے، حدیث میں رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

”والدین کو لعنت کرنا کبیرہ گناہ ہے۔“ کسی شخص نے عرض کیا، یا رسول اللہ! کون شخص ہے جو اپنے والدین کو لعنت کرتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”کہ وہ کسی دوسرے کے باپ کو گالی دیتا ہے تو وہ اس کے باپ کو گالی دے گا اسی طرح وہ کسی کی ماں کو برا بھلا کہے گا تو وہ اس کی ماں کو گالیاں دے گا۔“ [1]

حقوق العباد میں سب سے بڑا اور گھناؤنا جرم والدین کی نافرمانی ہے، جو انسان اپنے والدین کی نافرمانی کر کے انہیں ناراض کرتا ہے وہ دراصل اللہ کی ناراضی کو مول لیتا ہے، انسان کو چاہیے کہ وہ خود بھی والدین کو تنگ کرنے سے اجتناب کرے اور نہ ہی کسی اور کے لیے انہیں گالی دینے کا سبب بنے۔

12 قطع رحمی کرنا

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اس امر کا پابند کیا ہے کہ وہ رحم کے رشتہ کو برقرار رکھے اور قطع رحمی سے اجتناب کرے، قطع رحمی باعث لعنت ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِن تَوَلَّيْتُمْ أَن تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ ۝ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فَأَصَمَّهُمْ وَأَعْمَىٰ أَبْصَارَهُمْ ۝﴾ [2]

”تم لوگوں سے کیا بعید ہے کہ اگر تم حاکم ہو جاؤ تو زمین پر فساد کرتے

---

[1] صحيح بخاري، الادب: ٥٩٧٣۔ [2] ٤٧/ محمد: ٢٣۔

لگو اور قطع رحمی کا ارتکاب کرو، یہی لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے لعنت کی ہے، انہیں بہرا کر دیا اور ان کی آنکھوں کو اندھا کر دیا ہے۔"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جب اللہ تعالیٰ نے رحم کو پیدا کیا تو وہ اللہ تعالیٰ کے دامن رحمت سے چمٹ کر عرض کرنے لگا، اے اللہ! لوگ میرے ساتھ اچھا برتاؤ نہیں کریں گے، میں اس سے تیری پناہ چاہتا ہوں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کیا تو اس بات پر خوش نہیں ہے کہ جو تیرے ساتھ حسن سلوک کرے گا، اس سے میرا تعلق ہوگا اور جو تجھ سے برا سلوک کرے گا میں اس سے قطع رحمی کر لوں گا۔" اس پر رحم خوش ہو گیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مضمون کی تاکید میں ان آیات کو تلاوت فرمایا جو پہلے ذکر کی گئی ہیں۔" [1]

13 بلا وجہ لوگوں میں دوری پیدا کرنا

اللہ تعالیٰ کے ہاں اس شخص کی بہت فضیلت ہے جو لوگوں کے درمیان صلح کراتا ہے اور ان کے باہمی تعلقات کو جوڑتا ہے، اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کی بایں الفاظ تعریف کی ہے:

﴿ وَالَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُوْنَ سُوْٓءَ الْحِسَابِ ﴾ [2]

"اور جن روابط کو اللہ تعالیٰ نے ملانے کا حکم دیا ہے وہ انہیں ملاتے ہیں اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور برے حساب سے بھی خوفزدہ ہیں۔"

---

[1] صحیح بخاری، الادب: ۵۹۸۷۔ [2] ۱۳/ الرعد: ۲۱۔

اگر تعلقات جوڑنے کے لیے انہیں کوئی خلاف واقع بات کرنا پڑے تو انہیں کذاب نہیں کہا جائے گا جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

''وہ کذاب نہیں ہے جو لوگوں کے درمیان صلح کراتا ہے۔'' [1]

اس کے برعکس جو لوگ دوسروں کو خراب کرتے ہیں اور باہمی تعلقات کو توڑتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں ملعون ہیں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَالَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ ۙ اُولٰۗىِٕكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْۗءُ الدَّارِ ﴾ [2]

''اور جن روابط کو اللہ نے ملانے کا حکم دیا ہے وہ انہیں کاٹ دیتے ہیں اور زمین میں فساد کرتے ہیں، ایسے لوگوں کے لیے لعنت ہے اور آخرت کے دن برا گھر ہے۔''

رسول اللہ ﷺ نے بھی ایسے لوگوں پر لعنت کی ہے چنانچہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایسے شخص پر لعنت کی ہے جو والدہ کو بیٹے سے اور بھائی کو بھائی سے جدا کر دیتا ہے۔ [3]

اللہ تعالیٰ ایسے کردار سے ہمیں محفوظ رکھے۔ (آمین)

(14) بیوی سے خلاف فطرت فعل کرنا

اللہ تعالیٰ نے خاوند کے لیے ان کی بیویوں کو کھیتی قرار دیا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

---

[1] صحیح بخاری، الصلح:۲۶۹۲۔ [2] ۱۳/ الرعد:۲۵۔

[3] ابن ماجه التجارات:۲۲۵۰۔

﴿ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنّٰى شِئْتُمْ ﴾ ❶

''تمہاری عورتیں، تمہاری کھیتیاں ہیں، لہٰذا جدھر سے چاہو اپنی کھیتی میں آؤ۔''

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے بیوی کو کھیتی سے تشبیہ دے کر یہ واضح کیا ہے کہ نطفہ جو بیج کی طرح ہے اسے وہاں ڈالا جائے جہاں پیداوار کی امید ہو، خواہ کسی بھی صورت ڈالا جائے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کی وضاحت فرمائی ہے کہ

''آگے سے صحبت کرو یا پیچھے سے مگر دبر میں یا حیض کی حالت میں مجامعت نہ کرو۔'' ❷

اس لیے جو شخص اپنی بیوی کو دبر سے آتا ہے وہ خلاف فطرت اور خلاف شریعت کام کرتا ہے، رسول اللہ ﷺ نے ایسے شخص کو ملعون قرار دیا ہے چنانچہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جو شخص اپنی بیوی کو دبر سے آتا ہے وہ اللہ کے ہاں ملعون ہے۔'' ❸

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اپنی بیوی سے خلاف فطرت کام کرنا حرام، ناجائز اور باعث لعنت ہے، اس کی حرمت کے متعلق متعدد احادیث مروی ہیں چنانچہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

''جو شخص اپنی بیوی سے خلاف فطرت کام کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر رحمت سے نہیں دیکھے گا۔'' ❹

❶ ۲/ البقرہ:۲۲۳۔ ❷ ترمذی، التفسیر: ۲۹۸۰۔

❸ مسند امام احمد، ص:٤٤٤، ج۲۔ ❹ مسند امام احمد، ص:۲۷۲، ج۲۔

(15) دورانِ حیض بیوی سے مجامعت

نکاح کے بعد عورت اپنے خاوند کے لیے حلال ہو جاتی ہے لیکن کچھ حالات ایسے ہیں کہ ان میں بیوی سے ہم بستری ناجائز ہے، ان میں سے ایک حالت حیض ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَيَسْـَٔلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ ۖ قُلْ هُوَ أَذًى فَاعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيضِ ۖ وَلَا تَقْرَبُوهُنَّ حَتَّىٰ يَطْهُرْنَ ۖ فَإِذَا تَطَهَّرْنَ فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللَّهُ ۚ﴾ [1]

"وہ آپ سے حیض کے متعلق سوال کرتے ہیں، آپ کہہ دیں کہ وہ ایک گندگی کی حالت ہے لہٰذا دوران حیض عورتوں سے الگ رہو اور جب تک وہ پاک نہ ہو لیں، ان کے قریب نہ جاؤ، جب وہ پاک ہو جائیں تو ان کے پاس جا سکتے ہو، جدھر سے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔"

"الگ رہو اور قریب نہ جاؤ" سے مراد مجامعت کی ممانعت ہے، یہود و نصاریٰ اس معاملہ میں افراط و تفریط کا شکار تھے، یہود تو دوران حیض اپنی عورتوں کو الگ مکان میں رکھتے اور ان کے ہاتھ کا پکا ہوا کھانا بھی نہ کھاتے تھے، اور نصاریٰ دورانِ حیض مجامعت سے بھی پرہیز نہ کرتے تھے، مسلمانوں کو اعتدال کی راہ بتائی گئی کہ حیض کے دوران صرف مجامعت کی پابندی ہے اور اس کے ساتھ کھانے پینے اور اس کے ساتھ رہنے پر کوئی پابندی نہیں ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ایسی حالت میں بیوی سے مجامعت کرنے کو حرام بتایا ہے اور اسے باعث لعنت قرار دیا ہے۔ [2]

---

[1] ۲/ البقرۃ:۲۲۲۔ [2] مسند امام احمد، ص:۴۰۸، ج ۲۔

بلکہ آپ نے فرمایا:

"جو دوران حیض اپنی بیوی سے مجامعت کرتا ہے وہ دینار یا نصف دینار صدقہ کرے۔" ❶

16 ایک مرد کا دوسرے سے بدفعلی کرنا

اپنی بیوی کے علاوہ کسی بھی دوسری جنس سے اپنی خواہش پوری کرنا یا جنسی پیاس بجھانا حرام ہے بلکہ اسے شریعت میں باعث لعنت قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جس نے قوم لوط جیسا عمل کیا وہ ملعون ہے۔" ❷

قوم لوط میں دوسری اخلاقی برائیوں کے علاوہ سب سے بڑی برائی یہ تھی کہ یہ لوگ عورتوں کی بجائے مردوں سے ہی جنسی شہوت پوری کرتے تھے، اس فحاشی کی موجد بھی یہی قوم تھی اور اس فحاشی میں اس قوم نے شہرت دوام حاصل کی، حتیٰ کہ اس فحاشی کا نام بھی قوم لوط کی نسبت سے لواطت پڑ گیا یہ فحاشی کی وہ قسم ہے جس کے خلاف حضرت لوط علیہ السلام نے جہاد کیا تھا، ممکن ہے کہ شیطان نے ان لوگوں کو اولاد کی تربیت اور اس کی ذمہ داریوں سے فرار کے لیے راہ سجھائی ہو قرآن کریم کی صراحت کے مطابق جب اس قوم پر اللہ کا عذاب آیا تو جبریل علیہ السلام نے اس پورے خطہ زمین کو اپنے پروں پر اٹھایا پھر فضا میں بلندی پر لے جا کر انہیں زمین پر پٹخ دیا اس کے ساتھ ہی ایک زبردست دھماکے کی آواز پیدا ہوئی۔ اس پر اللہ تعالیٰ کا غضب فرو نہ ہوا تو پھر اس خطہ زمین پر اوپر سے پتھروں کی بارش کی گئی چنانچہ یہ خطہ زمین سطح سمندر سے ۴۰۰

---

❶ ابو داود، النکاح: ۲۱۶۸۔ ❷ مسند امام احمد، ص: ۲۱۷، ج ۱۔

کلو میٹر نیچے چلا گیا اور اوپر پانی آ گیا، اللہ تعالیٰ اس فعل بد سے ہمیں محفوظ رکھے۔

17 حیوانات سے جنسی تسکین

بدترین فحاشی یہ ہے کہ انسان حیوانوں سے اپنی جنسی پیاس بجھائے، رسول اللہ ﷺ نے اس کام کو بھی لعنت کا باعث قرار دیا ہے۔ چنانچہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"جو شخص کسی حیوان سے اپنی جنسی خواہش پوری کرتا ہے وہ ملعون ہے۔" [1]

حدیث کے مطابق حیوانات کے ساتھ یہ عمل کرنے والے کی سزا قتل ہے اور اس حیوان کو بھی ذبح کر دیا جائے جس کے ساتھ اس قسم کی برائی کی گئی ہو۔ [2]

بہر حال حیوانات کے ساتھ اس قسم کی فحاشی ایک سنگین جرم ہے جو اللہ کی لعنت اور پھٹکار کا باعث ہے۔

18 حیوانات کا مثلہ بنانا

اللہ تعالیٰ نے ہمیں حیوانات کے ساتھ بھی رحم و کرم کرنے کی تلقین کی ہے، حدیث میں ہے کہ بنی اسرائیل کی ایک عورت کو محض اس بنا پر جہنم میں ڈال دیا گیا کہ وہ بلی کو تکلیف دیتی تھی، اس نے اسے باندھ رکھا تھا اور اس کے کھانے کا بندوبست نہ کرتی تھی اور نہ ہی اسے آزاد کرتی تا کہ وہ خود اپنے کھانے پینے کا بندوبست کرے۔

حیوان کو مثلہ بنانے کا مطلب یہ ہے کہ اپنا نشانہ مضبوط کرنے کے لیے کسی حیوان پر تجربہ کیا جائے یعنی اسے ہدف پر باندھ کر نشانہ بازی کی جائے دوسری شکل یہ ہے کہ

[1] مسند امام احمد، ص ۳۱۷، ج ۱۔ [2] ابوداود، الحدود: ٤٤٦٤۔

اس کے زندہ ہونے کی صورت میں اس کے اعضا کاٹ دیے جائیں، حیوانات کو اذیت دینے کی یہ تمام صورتیں باعث لعنت ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

"اللہ تعالیٰ نے اس شخص پر لعنت کی ہے جو حیوانات کا مثلہ کرتا ہے۔" [1]

ہمارے ہاں کتوں کی دوڑ کے موقع پر خرگوش کے ساتھ یہی برتاؤ کیا جاتا ہے، اسے چھوڑ کر پیچھے کتے دوڑائے جاتے ہیں وہ اسے پکڑ کر خوب چیر پھاڑ کرتے ہیں، حدیث میں اسی طرح کا ایک واقعہ منقول ہے سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما قریش کے چند جوانوں کے پاس سے گزرے جو ایک پرندے کو باندھ کر اس پر نشانہ بازی کر رہے تھے، اگر کسی کا نشانہ خطا جاتا تو وہ پرندے کے مالک کو کچھ جرمانہ ادا کرتا، جب انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا تو منتشر ہو گئے، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے پرندے کی حالت دیکھ کر فرمایا، اس کے ساتھ یہ برتاؤ کس نے کیا ہے؟ اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے پھر انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سنائی، آپ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے اس انسان پر لعنت فرمائی ہے جو زندہ جانور پر نشانہ بازی کرتا ہے۔" [2]

حیوان کا مثلہ کرنا حرام ہے کیونکہ ایسا کرنے سے حیوان کو تکلیف پہنچتی ہے یا وہ بالکل ختم ہو جاتا ہے دونوں صورتوں میں یہ کام باعث لعنت ہے۔

حیوان کو تکلیف دینے کی دوسری صورت اس کے چہرے پر آگ سے داغ دینا ہے، شریعت نے اس سے بھی منع فرمایا اور اسے باعث لعنت ٹھہرایا ہے، حضرت

---

[1] مسند امام احمد، ص:۱۳، ج۲۔ [2] مسند امام احمد، ص:۲۱۶، ج:۱۔

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ دوران سفر ایک گدھے کے پاس سے گزرے جس کا چہرہ آگ سے داغا گیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے یہ دیکھ کر فرمایا:

''جس شخص نے گدھے کے ساتھ یہ برتاؤ کیا اللہ تعالیٰ نے اس پر لعنت کی ہے۔'' [1]

چہرے کے علاوہ شناخت کے لیے دوسری جگہ پر آگ سے نشان لگانا جائز ہے، رسول اللہ ﷺ صدقے کے اونٹوں کو خود نشان لگاتے تھے جیسا کہ دیگر احادیث میں اس کی صراحت ہے۔ واللہ اعلم۔

(19) اللہ کی خلقت کو بدلنا

اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان، مرد وزن کو بہت خوبصورت پیدا کیا ہے لیکن کچھ لوگ بالخصوص خواتین ایسی ہیں جو مصنوعی خوبصورتی کے لیے اللہ کی خلقت میں تبدیلی کرتی ہیں جو اللہ تعالیٰ کو انتہائی ناپسند ہے، چنانچہ کچھ عورتیں خوبصورتی کے لیے درج ذیل کام کرتی ہیں:

- ☆ اپنے چھوٹے بالوں کے ساتھ لمبے بال پیوند کرتی ہیں۔
- ☆ جسم کے کسی حصہ میں سرمہ بھر کر اسے خوبصورت بنانے کی کوشش کرتی ہیں۔
- ☆ دانتوں کو ریتی کے ساتھ باریک کرتی ہیں۔
- ☆ بھوؤں کے بال صاف کر کے انہیں باریک کرتی ہیں۔

چونکہ یہ حرکات اللہ کی خلقت میں تبدیلی کا باعث ہیں اس لیے اللہ تعالیٰ نے یہ کام کرنے والی عورت پر لعنت کی ہے چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت

[1] صحیح مسلم، اللباس: ۲۱۱۷۔

ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”اللہ تعالیٰ نے بالوں کے ساتھ مصنوعی بال ملانے والی اور جس عورت کے بالوں میں پیوندکاری کی جائے دونوں پر لعنت کی ہے، اسی طرح سرمہ بھرنے والی اور جس عورت کے کسی حصہ میں سرمہ بھرا جائے دونوں پر لعنت کی ہے۔“ [1]

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس روایت کی تفصیل منقول ہے کہ انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ایسی عورتوں پر لعنت کی ہے جو سرمہ بھرتی یا بھرواتی ہیں، اپنی بھوؤں کو باریک کرتی اور کرواتی ہیں، خوبصورتی کے لیے اپنے دانتوں کو باریک کرتی ہیں اور اللہ کی خلقت میں تبدیلی لاتی ہیں، جب یہ بات بنو اسد کی ایک ام یعقوب نامی عورت کو پہنچی تو اس نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ آپ نے فلاں، فلاں عورت کو ملعون کہا ہے؟ انہوں نے فرمایا: میں ایسی عورت کو ملعون کیوں نہ قرار دوں، جس پر اللہ کے رسول ﷺ نے لعنت کی ہے اور وہ اللہ کی کتاب میں بھی ملعون ہے، اس نے عرض کیا کہ میں نے تمام قرآن پڑھا ہے مجھے تو ایسی عورت کا ذکر کہیں نہیں ملا ہے، آپ نے فرمایا: اگر تو نے پڑھا ہوتا تو ایسی عورت کا ذکر تجھے ضرور مل جاتا، کیا اللہ کی کتاب میں یہ آیت نہیں ہے؟:

﴿ وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۚ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ ﴾

”جو تمہیں رسول دے اسے لے لو اور جس سے منع کر دے اس سے رک جاؤ۔“ [2]

---

[1] صحیح بخاری، الادب: ۵۹۳۷۔ [2] ۵۹/ الحشر: ۷۔

اس نے عرض کیا، میں نے یہ تو پڑھا ہے فرمایا: اللہ کے رسول ﷺ نے اس کام سے منع کیا ہے، اس عورت نے کہا، یہ تو ٹھیک ہے لیکن یہ کام تو آپ کے گھر میں بھی ہوگا، آپ نے فرمایا: تم جاؤ میرے گھر کی خواتین کو دیکھو، چنانچہ وہ عورت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے گھر گئی ان کے گھر کی خواتین کو دیکھا لیکن اسے وہاں ایسی کوئی قابل اعتراض چیز نظر نہ آئی، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! اگر میرے گھر میں ایسی نافرمانی ہوتو میں وہاں نہیں رہوں گا۔ [1]

جس خلقت کی تبدیلی کا اللہ یا اس کے رسول ﷺ نے حکم دیا ہے ایسی تبدیلی باعث لعنت نہیں ہے مثلاً: مونچھوں کو پست کرنا، ناخن کاٹنا اور زیر ناف بال صاف کرنا، بہر حال مذکورہ کام باعث لعنت ہیں ان سے اجتناب کرنا چاہیے۔

(20) مرد وزن کا باہمی مشابہت اختیار کرنا

اللہ تعالیٰ نے مردوں اور عورتوں کو پیدا کیا ہے اور ان کی عادات وخصائل ایک دوسرے سے الگ الگ رکھی ہیں، تاکہ ان کی شناخت برقرار رہے۔ لیکن بعض عورتیں چال ڈھال اور لباس واطوار میں مردوں کی مشابہت اختیار کرتی ہیں اسی طرح کچھ مرد ایسے ہیں جو عورتوں کی عادات کو اپنانا اپنے لیے فخر خیال کرتے ہیں، حالانکہ ایسا کرنا باعث لعنت ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایسے مردوں پر لعنت کی ہے جو عورتوں کی مشابہت اختیار کرتے ہیں اسی طرح وہ عورتیں بھی ملعون ہیں جو مردوں کی چال ڈھال اختیار کرتی ہیں۔ [2]

---

[1] صحیح بخاری، التفسیر: ٤٨٨٦۔ [2] صحیح بخاری، اللباس: ٥٨٨٥۔

اس حدیث کے مطابق عورتوں کو مردوں کی اور مردوں کو عورتوں کی چال ڈھال اختیار کرنے کی اجازت نہیں ہے اور نہ ہی انہیں ایسا لباس زیب تن کرنے کی اجازت ہے جو ایک صنف کے ساتھ خاص ہے اسی طرح گفتگو میں بھی اس قسم کا انداز اختیار کرنا باعث لعنت ہے، رسول اللہ ﷺ نے مدینہ طیبہ سے ایسے ہیجڑوں کو نکال دیا تھا جو عورتوں کی عادتیں اختیار کرتے تھے امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی صحیح میں اس کے متعلق مفصل عنوان قائم کیا ہے اور ایسی متعدد احادیث کا حوالہ دیا ہے۔ ❶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایسے مردوں پر لعنت کی ہے جو عورتوں کا لباس پہنتے ہیں اور ایسی عورتوں پر لعنت کی ہے جو مردوں جیسا لباس اختیار کرتی ہیں۔ ❷

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک ایسی عورت کا ذکر ہوا جو مردوں جیسا جوتا استعمال کرتی تھی تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے اس عورت پر لعنت کی ہے جو مردوں کی مشابہت اختیار کرتی ہے۔ ❸

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ لباس وغیرہ میں مردوں کو عورتوں کی اور عورتوں کو مردوں کی مشابہت نہیں اختیار کرنا چاہیے لیکن افسوس کہ دور حاضر میں اس کی پابندی نہیں کی جاتی بلکہ اکثر دیکھا جاتا ہے کہ مرد حضرات عورتوں کا لباس اور عورتیں، مردوں کا لباس زیب تن کرنے میں فخر محسوس کرتی ہیں۔

---

❶ صحیح بخاری اللباس، باب نمبر ٦٢۔

❷ مسند امام احمد، ص:٣٢٥، ج٢۔ ❸ ابوداود، اللباس:٤٠٩٩۔

21 حق زوجیت سے انکار

بیوی کے ذمے خاوند کے بہت سے حقوق ہیں، ان میں ایک حق زوجیت ہے اس سے بلاوجہ انکار کرنا اللہ کی طرف سے لعنت کا باعث ہے چنانچہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جب خاوند اپنی بیوی کو اپنے بستر پر بلاتا ہے اور وہ اس کی بجا آوری سے انکار کر دے تو صبح تک فرشتے اس پر لعنت کرتے رہتے ہیں۔" [1]

حق زوجیت کے متعلق اس قدر تاکید ہے کہ بیوی کو خاوند کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ رکھنے کی اجازت نہیں ہے چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

"خاوند کی موجودگی میں کوئی عورت اس کی اجازت کے بغیر روزہ نہ رکھے۔" [2]

اگر بیوی کے پاس اس انکار کے متعلق کوئی شرعی عذر ہے تو امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سے باز پرس نہیں کرے گا اور وہ فرشتوں کی طرف سے ملعون نہیں قرار پائے گی مثلاً: بیمار بیوی جو حق زوجیت کی طاقت نہیں رکھتی یا وہ حیض و نفاس میں مبتلا ہے، اس وجہ سے انکار کر دے تو شرعاً کوئی مؤاخذہ نہیں ہوگا، بصورت دیگر بیوی کا انکار لعنت کا باعث ہے۔

22 حلالہ کرنا اور کرانا

ایک آدمی اپنی بیوی کو وقفہ وقفہ سے تین طلاقیں دے دیتا ہے تو وہ بیوی ہمیشہ

[1] صحیح بخاری، النکاح:۵۱۹۳۔ [2] صحیح بخاری، النکاح:۵۱۹۲۔

کے لیے اس پر حرام ہو جاتی ہے، اس سے نکاح کرنے کی ایک ہی صورت ہے کہ بیوی کسی اور کے گھر کو آباد کرنے کی نیت سے نکاح کرلے پھر اس کا خاوند فوت ہو جائے یا وہ اسے طلاق دے دے تو عدت کے ایام پورے کر کے پہلے خاوند سے نکاح کر سکتی ہے لیکن دوسرے خاوند سے مشروط نکاح کرنا اور پہلے خاوند کی طرف واپس جانے کی نیت سے نکاح کرنا، اس قسم کے نکاح کو حلالہ کہا جاتا ہے، اسلام نے اسے حرام قرار دیا ہے اور باعث لعنت کہا ہے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حلالہ کرنے والے اور جسکی خاطر حلالہ کیا گیا دونوں پر لعنت کی ہے۔ [1]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حلالہ کرنے والے کو ادھار پر لیا ہوا سانڈ قرار دیا ہے، حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں مانگ کر لیے ہوئے سانڈ کے متعلق نہ بتاؤں؟'' صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں اس کے متعلق ضرور مطلع کریں، آپ نے فرمایا: ''وہ جو پہلے خاوند کے لیے اس کی بیوی حلال کرنے کی نیت سے نکاح کرے، اللہ تعالیٰ نے حلالہ کرنے والے اور جس کے لیے حلالہ کیا گیا دونوں پر لعنت کی ہے۔'' [2]

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس شخص کے متعلق پوچھا گیا جو کسی کے لیے اس کی بیوی حلال کرنے کی نیت سے نکاح کرتا ہے تو آپ نے اسے زنا قرار دیا اور فرمایا: میں ایسے شخص کو رجم کی سزا دوں گا جو حلالہ کرتا ہے اور جس کے لیے حلالہ کیا گیا ہے۔ [3]

واضح رہے کہ غیر شرعی حلالہ کی دو صورتیں ہیں:

---

[1] مسند امام احمد، ص:٤٤٧، ج١۔ [2] مستدرک حاکم:١٩٨، ج٢۔

[3] مصنف ابی ابن شیبہ، ص:٢٩٤، ج٤۔

① دوسرے خاوند سے نکاح کرتے وقت شرط لگا دی جائے کہ تم نے مباشرت کے بعد اسے طلاق دینا ہے۔

② ظاہری طور پر طلاق کی شرط نہ لگائی جائے البتہ خاوند نکاح ثانی کرتے وقت نیت کر لے کہ میں نے نکاح کے بعد اسے طلاق دینا ہے۔

دونوں صورتوں میں نکاح حرام اور باعث لعنت ہے ان صورتوں میں پہلے خاوند کے لیے بیوی حلال نہ ہوگی۔

23 سودی کاروبار کرنا

اسلام ہمیں ایک دوسرے کا بھائی بن کر رہنے کی تلقین کرتا ہے اور آپس میں مروت، ہمدردی، ایک دوسرے پر رحم اور ایثار کا سبق دیتا ہے جبکہ سود انسان میں ان صفات کے برعکس رذیل کردار پیدا کرتا ہے وہ بھائی بھائی میں منافرت کو جنم دیتا ہے، جو اسلامی تعلیم کی عین ضد ہے رسول اللہ ﷺ نے سود لینے دینے سے سختی کے ساتھ منع فرمایا ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سود لینے والے، دینے والے تحریر لکھنے والے اور گواہوں، سب پر لعنت کی اور فرمایا:

"وہ سب گناہ میں برابر ہیں۔" ❶

بلکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اگر سودی گناہ کے ستر حصے کیے جائیں تو اس کا کمزور حصہ بھی اپنی ماں سے زنا کے برابر ہے۔" ❷

اللہ تعالیٰ نے سودی کاروبار کو اپنے اور اپنے رسول ﷺ کے خلاف جنگ قرار دیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

---

❶ صحیح مسلم، البیوع: ٤٠٩٣۔ ❷ ابن ماجہ: ٢٢٧٤۔

﴿ فَإِن لَّمْ تَفْعَلُوا فَأْذَنُوا بِحَرْبٍ مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ ﴾ [1]

”اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے تمہارے خلاف اعلان جنگ ہے۔“

درج بالا حدیث کے مطابق سود لینا، دینا، گواہ بننا، دستاویز لکھنا، سب اللہ کی لعنت کا باعث ہیں، اس لیے ہمیں بنک کی ملازمت کے متعلق غور کرنا ہوگا، کتنی بڑی شقاوت ہے کہ ہم محنت بھی کریں، لیکن یہ محنت ہمارے لیے باعث لعنت ہو، بہر حال سودی کاروبار اور اس میں کسی قسم کی معاونت اللہ کے ہاں لعنت اور پھٹکار کا باعث ہے۔

(24) رشوت ستانی

رشوت لینا اور رشوت دینا ہمارے معاشرے کا سنگین جرم ہے، ہم دوسروں کے حقوق کو غصب کرنے کے لیے رشوت کا ذریعہ استعمال کرتے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے اس سے منع فرمایا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُم بَيْنَكُم بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوا بِهَا إِلَى الْحُكَّامِ لِتَأْكُلُوا فَرِيقًا مِّنْ أَمْوَالِ النَّاسِ بِالْإِثْمِ وَأَنتُمْ تَعْلَمُونَ ﴾ [2]

”اور آپس میں ایک دوسرے کا مال باطل طریقوں سے نہ کھاؤ اور تم ان اموال کے ذریعے حکام تک رسائی نہ کرو تاکہ تم دوسرے کا مال ناحق طور پر ہضم کر جاؤ۔“

باطل طریقوں سے دوسروں کا مال ہضم کرنے کی کئی صورتیں ہیں لیکن اس آیت میں خاص طور پر اس ناجائز طریقہ کا ذکر ہے جو حکام کی وساطت سے اختیار کیا

[1] ۲/ البقرۃ: ۲۷۹۔ [2] ۲/ البقرہ:۱۸۸۔

جائے، اس کی عام صورت تو رشوت ہے کہ حاکم کو رشوت دے کر مقدمہ اپنے حق میں کر لیا جائے اور اس طرح دوسرے کا مال ہضم کر لیا جائے رسول اللہ ﷺ نے اس کام پر لعنت کی ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے رشوت دینے والے اور رشوت لینے والے پر لعنت کی ہے۔ [1]

راشی، رشوت دینے والا اور مرتشی، رشوت لینے والے کو کہتے ہیں، بعض روایات میں اس لعنت زدگی میں اس شخص کو بھی شمار کیا گیا ہے جو رشوت دینے اور لینے میں وسیلہ بنتا ہے اور اس کے ذریعے یہ دھندا پروان چڑھتا ہے، ان احادیث کے پیش نظر ہمیں رشوت دینے، لینے اور ذریعہ بننے سے اجتناب کرنا چاہیے۔

25 چوری

کسی کے محفوظ کردہ مال کو خفیہ طریقے سے ہتھیا لینا چوری کہلاتا ہے۔ قرآن کریم نے اس کی سزا ہاتھ کاٹ دینا بیان کی ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوٓا اَيْدِيَهُمَا﴾ [2]

"چور خواہ مرد ہو یا عورت دونوں کے ہاتھ کاٹ دو۔"

اس کی سزا ایک ہاتھ کاٹنا ہے پہلی بار چوری کرنے پر دایاں ہاتھ پہنچی تک کاٹا جائے اور اگر اس سے مسروقہ مال برآمد ہو جائے تو وہ اصل مالک کو واپس کر دیا جائے، یہ سزا اس لیے ہے تاکہ وہ آئندہ ایسی حرکت سے باز رہے اور اسے دیکھ کر دوسروں کو عبرت حاصل ہو۔ یہ کام باعث لعنت ہے چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

[1] مسند امام احمد، ص: ۲۷۹، ج ۵۔ [2] ۵/ المائدۃ: ۳۸۔

"اللہ تعالیٰ چور پر لعنت کرے وہ ایک انڈے کی چوری کرتا ہے تو اس کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے اور ایک رسی کی چوری کرتا ہے تو اس کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے۔" [1]

واضح رہے کہ چور کا ہاتھ چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ مالیت پر کاٹا جاتا ہے جیسا کہ ایک حدیث میں اس کی صراحت ہے، بہرحال چوری کرنا ایک باعث لعنت کام ہے، مسلمان کو اس سے احتراز کرنا چاہیے۔

(26) شراب نوشی

شراب ام الخبائث ہے، شریعت اسلامیہ نے اس کے پینے اور اس کی خرید و فروخت کو حرام قرار دیا ہے، شراب کی نحوست نے کئی ایک لوگوں کو اپنی لپیٹ میں لیا ہے، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے شراب کے سلسلہ میں دس لوگوں پر لعنت فرمائی۔ (۱) شراب کشید کرنے والا۔ (۲) جس کے لیے اسے کشید کیا گیا۔ (۳) پینے والا۔ (۴) اٹھانے والا۔ (۵) جس کے لیے لے جائی جائے۔ (۶) پلانے والا۔ (۷) فروخت کرنے والا۔ (۸) اس کی قیمت کھانے والا۔ (۹) خریدنے والا۔ (۱۰) جس کے لیے خریدی جائے۔ [2]

ایک روایت میں رسول اللہ ﷺ نے خود شراب کو ملعون قرار دیا ہے۔ [3]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا: "میرے پاس حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا کہ

---

[1] صحیح بخاری، الحدود: ۶۷۸۳۔ [2] ترمذی البیوع: ۱۲۹۵۔

[3] مسند امام احمد، ص: ۲۵، ج ۲۔

اللہ تعالیٰ نے شراب کو باعث لعنت کہا ہے۔" [1]

شراب کے دینی اور دنیوی بہت سے نقصانات ہیں اس کے باوجود لوگ اس کا نام بدل کر استعمال کرتے ہیں، حکومت نے اسے فروخت کرنے کے متعلق اجازت نامے (پرمٹ) جاری کر رکھے ہیں، اس طرح ہم اللہ کے عذاب کو دعوت دیتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"میری امت میں ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو زنا، ریشم، شراب، اور آلات موسیقی کے کوئی دوسرے نام رکھ کر انہیں جائز قرار دے لیں گے۔" [2]

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ایک عنوان بایں الفاظ قائم کیا ہے کہ جو انسان جرأت اور دھڑلے کے ساتھ گناہ کا مرتکب ہو اسے سلام نہ کیا جائے اور نہ ہی اس کے سلام کا جواب دیا جائے حتی کہ اس کی توبہ معلوم نہ ہو جائے پھر آپ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ایک معلق اثر پیش کیا ہے:

شراب پینے والوں کو سلام نہ کیا جائے۔ [3]

شراب پینے والے کے متعلق بہت سخت وعید آئی ہے چنانچہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"شراب کا رسیا جنت میں داخل نہیں ہو گا، اسی طرح جادو پر یقین رکھنے والا اور قطع رحمی کرنے والا بھی جنت سے محروم ہو گا، جو شخص

---

[1] مستدرك حاكم، ص:١٤٥، ج٤۔ [2] صحيح بخاری، الاشربه:٥٥٩٠۔

[3] صحيح بخاری، باب نمبر ٢١۔

شراب پینے کی حالت میں مرا اسے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نہر غوطہ سے پلائے گا، اس نہر میں بدکار عورتوں کی شرمگاہوں سے نکلنے والا گندہ مواد بہے گا، جس سے اہل جہنم کو بہت تکلیف ہوگی۔'' [1]

بہرحال شراب نوشی بہت سنگین جرم ہے اور اسلام نے اسے لعنت کا باعث قرار دیا ہے۔

(27) عورتوں کا بکثرت قبرستان جانا

بلاشبہ قبروں کی زیارت دلوں کی سختی کا علاج ہے، ان کی زیارت سے آخرت کی یاد تازہ ہوتی ہے، رسول اللہ ﷺ نے پہلے ان قبروں کی زیارت سے منع کیا لیکن جب عقائد میں پختگی آ گئی تو آپ نے اس کی اجازت دے دی جیسا کہ حدیث میں اس کی صراحت ہے حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''میں تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کیا کرتا تھا، اب تمہیں اس کی اجازت دیتا ہوں لہٰذا تم قبروں کی زیارت کیا کرو۔'' [2]

اس عام حکم میں عورتیں بھی شامل ہیں لیکن اس سے دو صورتیں مستثنیٰ ہیں:

1. عورتوں کا بکثرت قبروں کی زیارت کرنا۔
2. ان کا ٹولیوں کی صورت میں قبرستان جانا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بار بار ٹولیوں

[1] مستدرک حاکم:١٤٦، ج٤۔ [2] صحیح مسلم، الجنائز: ٢٢٦٠۔

کی شکل میں عورتوں کو قبرستان جانے پر لعنت کی ہے۔ ❶

علامہ البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کی یہی تشریح کی ہے۔ ❷

28 عورتوں کا بین کرنا

کسی مصیبت کے آنے پر اللہ تعالیٰ نے ہمیں صبر اختیار کرنے کی تلقین کی ہے لیکن کچھ عورتیں اپنی بے صبری کا اظہار رونے دھونے اور بین کرنے سے کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی عورتوں پر لعنت کی ہے چنانچہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نوحہ کرنے والی اور اس پر توجہ دینے والی عورت پر لعنت کی ہے جو مصیبت کے وقت اپنے بال منڈوا دے یا کپڑے پھاڑے یا بآواز بلند بین کرے۔ ❸

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''دو آوازیں دنیا و آخرت میں باعث لعنت ہیں، ایک خوشی کے موقع پر باجا بجانا اور دوسری مصیبت کے وقت رونا دھونا۔'' ❹

بہر حال مصیبت کے وقت رونا، بین کرنا، کپڑے پھاڑنا، چہرہ پیٹنا شریعت کی نظر میں انتہا کی ناپسندیدہ حرکت ہے، خواتین کو خاص طور پر اس سے پرہیز کرنا چاہیے۔ کیونکہ اس سے اللہ کی نافرمانی ہوتی ہے اور اس کی طرف سے لعنت برستی ہے، اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایسے کاموں سے محفوظ رکھے جو اس کی ناراضی کا باعث ہوں۔ (آمین)

---

❶ مسند امام احمد، ص: ۳۳۷، ج ۲۔ ❷ احکام الجنائز، ص: ۱۸۵۔

❸ مسند امام احمد، ص: ۴۰۵، ج ۴۔

❹ زوائد مسند البزار، ص: ۳۷۷، ج ۱ حدیث نمبر ۷۹۵۔

29 راستے میں لوگوں کو تکلیف دینا

لوگ آنے جانے کے لیے راستوں کو استعمال کرتے ہیں، شریعت نے ہمیں ہدایت کی ہے کہ راستہ میں کوئی ایسا کام نہ کیا جائے جو دوسروں کے لیے تکلیف کا باعث ہو، راستہ میں کانٹے بچھانا یا اسے گندا رکھنا اسی قبیل سے ہے بعض لوگ بایں طور پر راستوں کو گندا کرتے ہیں کہ وہ راستے میں رفع حاجت کرتے ہیں اور اسے اپنا معمول بنا لیتے ہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

> ''قضائے حاجت کرتے وقت دو لعنت کا سبب بننے والی جگہوں سے اجتناب کرو۔ لوگوں کے راستہ میں اور ان کے سایہ دار درختوں کے نیچے رفع حاجت نہ کرو۔'' [1]

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے ایک روایت بایں طور ہے کہ لعنت کے تین اسباب سے اجتناب کرو، گھاٹوں پر، شاہراہ عام میں اور سایہ کے نیچے رفع حاجت کرنے سے اجتناب کرو۔

ان احادیث میں قضائے حاجت کی تعلیم دی گئی ہے کہ عام راستہ، سایہ دار درخت پانی کے گھاٹ، رواں دواں نہر کے کنارے رفع حاجت کرنے کی ممانعت ہے، شارع عام پر قضائے حاجت ممنوع ہے البتہ جو راستہ متروک ہو چکا ہو، عام گزر گاہ نہ رہا ہو وہاں قضائے حاجت کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے، اسی طرح وہ سایہ دار درخت جہاں لوگ آرام کرنے اور ستانے کے لیے ٹھہرتے ہوں، وہاں رفع حاجت

[1] صحیح مسلم، الطھارۃ:٦١٩۔

نہیں کرنا چاہیے، البتہ ایسا درخت جہاں عام لوگوں کا آنا جانا نہ ہو وہاں قضائے حاجت کرنا منع نہیں ہے۔

30 دنیا کی شدید حرص

اس عالم رنگ و بو میں آنے کے بعد انسان کو جسم اور روح کا رشتہ قائم رکھنے کے لیے دنیا سے کچھ نہ کچھ تعلق رکھنا انتہائی ضروری ہے، جس طرح کشتی سمندر میں پانی کے اوپر رہتے ہوئے چلتی ہے۔ البتہ کشتی کو پانی سے بھر لینا اس کی تباہی اور ہلاکت کا سبب ہے، ایسے ہی دنیا میں رہتے ہوئے اس کا غلام بن جانا انتہائی معیوب اور باعث لعنت ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"درہم و دینار کا غلام ملعون ہے۔" [1]

اس حدیث میں دنیا کا مال یا اسے جمع کرنے والا مقصود نہیں بلکہ دنیا کی محبت میں اس قدر گرفتار مراد ہے جو اس کی خاطر ہر چیز کو داؤ پر لگا دے، ایک دوسری روایت میں اس کی مزید وضاحت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"درہم و دینار کا بندہ اور چادر و قمیص کا غلام تباہ و برباد ہے، اگر اسے کچھ مل جائے تو خوش و خرم اور اگر نہ ملے تو ناراض ہو جاتا ہے۔" [2]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک اور روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"دنیا خود بھی ملعون ہے اور اہل دنیا بھی ملعون ہیں البتہ تین حضرات اس لعنت زدگی سے محفوظ ہیں۔ اللہ کا ذکر کرنے والا، علم دین پڑھانے

---

[1] جامع ترمذی، الزھد: ۲۳۷۵۔ [2] صحیح بخاری، الرقاق: ٦٤٣٥۔

والا اور دین کی تعلیم حاصل کرنے والا۔'' [1]

واضح رہے کہ مذکورہ لعنت زدگی ان لوگوں کا مقدر ہوگی جو دنیا کی محبت میں اس قدر گرفتار ہو جائیں کہ انہیں اللہ اور قیامت کا دن یاد نہ رہے اور نہ ہی آخرت سنوارنے کا انہیں کبھی خیال آیا ہو، اگر کوئی دنیا کا مال ومتاع پا کر اللہ کا شکر ادا کرتا ہے اور دنیا کو اللہ کی راہ میں خرچ کرتا ہے تو وہ اس قسم کی لعنت سے محفوظ رہے گا۔

(31) حکمرانوں کا ظلم وستم

حکمرانی بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ اس کی خواہش کرنے کو شریعت نے پسند نہیں کیا ہے کیونکہ جب کوئی اس منصب پر فائز ہوتا ہے تو عدل وانصاف کا دامن ہاتھ سے چھوٹ جاتا ہے، رسول اللہ ﷺ نے ایسے حکمرانوں پر لعنت کی ہے جو اپنی رعایا کی خبر گیری کرنے کے بجائے ان پر ظلم وستم اور تشدد کرتے ہیں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''حکمرانی قریش کا حق ہے، ان کے تم پر کچھ حقوق ہیں جس طرح تمہارے حقوق ان کے ذمے ہیں، ان حکمرانوں کو چاہیے کہ جب ان سے رحم کی اپیل کی جائے تو وہ رعایا پر رحم کریں، اگر کوئی وعدہ کریں تو اسے پورا کریں جب فیصلے کریں تو عدل وانصاف سے کام لیں، اگر وہ ایسا نہیں کریں گے تو ان پر اللہ کی، فرشتوں کی بلکہ تمام لوگوں کی لعنت ہوگی۔'' [2]

---

[1] ابن ماجہ، الزھد: ۴۱۱۲۔ [2] مسند امام احمد، ص: ۱۲۹، ج ۳۔

اس حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ حکمرانوں کا رعایا پر ظلم وستم کس قدر سنگین جرم ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کی لعنت کا باعث ہے رسول اللہ ﷺ نے عدل پسند حکمرانوں کے حق میں دعا فرمائی ہے جبکہ ظلم وستم کرنے والوں پر بددعا کی ہے چنانچہ حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

”اے اللہ! جب کوئی اس امت پر حکمران بنے اور وہ ان کے ساتھ نرمی کرے تو بھی اس کے ساتھ نرمی فرما اور جو حکمران میری امت پر سختی کرے تو بھی اس پر سختی فرما۔“ ❶

نیز آپ ﷺ نے فرمایا:

”عدل وانصاف کرنے والے قیامت کے دن نورانی منبروں پر جلوہ افروز ہوں گے جو اپنے فیصلوں میں عدل سے کام لیتے ہیں اور اپنے گھر والوں پر بھی نرمی کرتے ہیں۔“ ❷

(32) امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے پہلوتہی

نیکی کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا اس امت کا ایک امتیازی وصف ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ ﴾ ❸

”تم ہی بہترین امت ہو جنہیں لوگوں کے لیے لا کھڑا کیا گیا ہے، تم

---

❶ مسند امام احمد، ص: ۹۳، ج ۶۔ ❷ مسند امام احمد، ص: ۱۶۰، ج ۲۔

❸ ۳/ آل عمران: ۱۱۰۔

لوگوں کو بھلے کاموں کا حکم دیتے ہو، برے کاموں سے روکتے ہو اور
اللہ پر ایمان لاتے ہو۔“

اس آیت کا منشا یہ ہے کہ مسلمان بہترین امت اس لیے ہیں کہ وہ لوگوں کو اچھے کاموں کی تلقین کرتے ہیں اور برے کاموں سے منع کرتے ہیں جب تک وہ اس امر کے پابند رہیں گے بہترین امت قرار پائیں گے اور جب وہ اس فریضہ سے کوتاہی کریں گے وہ بہترین امت نہیں رہیں گے، بنی اسرائیل پر اللہ کی لعنت اس لیے ہوئی کہ انہوں نے اس فریضہ کو نظر انداز کر دیا تھا چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اس امر کی نشاندہی کی ہے آپ نے فرمایا:

”پہلا پہلا نقص جو بنی اسرائیل میں آیا وہ بایں طور تھا کہ ان میں کوئی پارسا کسی شخص سے ملتا تو اسے برائی سے منع کرتا اور اللہ سے ڈرنے کی تلقین کرتا پھر دوبارہ جب اس سے ملاقات ہوتی تو اس کا ہم نوالہ اور ہم پیالہ بن جاتا، جب ان میں یہ عادات عام ہو گئیں تو اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں کو سیاہ کر دیا۔“

پھر آپ نے اس آیت کو تلاوت فرمایا:

﴿لُعِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ بَنِيٓ إِسْرَآءِيلَ عَلَىٰ لِسَانِ دَاوُدَ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ۚ ذَٰلِكَ بِمَا عَصَوا وَّكَانُوا يَعْتَدُونَ ۞ كَانُوا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنكَرٍ فَعَلُوهُ ۚ﴾ [1]

”بنی اسرائیل میں سے جو لوگ کافر ہو گئے ان پر حضرت داؤد علیہ السلام اور

[1] ٥/ المائدۃ:٧٨۔

حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کی زبان سے لعنت کی گئی کیونکہ وہ نافرمان ہو گئے تھے اور حد سے آگے نکل گئے تھے نیز وہ برے کاموں سے لوگوں کو منع نہیں کرتے تھے بلکہ وہ خود ان کے مرتکب ہوتے تھے۔"

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اللہ کی قسم! تم لوگوں کو نیکی کی تلقین کرتے رہو اور برے کاموں سے روکتے رہو اور ظالم کا ہاتھ پکڑے رکھو اور حق قائم کرنے پر مجبور کرو۔'' [1]

ہمیں چاہیے کہ ایسے کاموں سے پرہیز کریں جو اللہ کی لعنت کا باعث ہیں اور ایسے کام کریں جو خیر و برکت کا ذریعہ ہیں اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق دے۔ (آمین)

(33) گفتگو میں چرب زبانی کرنا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارک تھی کہ وہ ٹھہر ٹھہر کر اس طرح گفتگو کرتے کہ آپ کی زبان سے ادا ہونے والے الفاظ الگ الگ ہوتے، الفاظ اس طرح گڈمڈ نہ ہوتے تھے جیسے تیز طرار گفتگو کرنے والوں کے ہوتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گفتگو صاف صاف اور واضح ہوتی تھی جسے ہر سننے والا سمجھ لیتا تھا۔ [2]

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب گفتگو فرماتے تو تین مرتبہ اسے دہراتے کہ اسے خوب سمجھ لیا جاتا۔ [3]

اس کے برعکس جو لوگ دوسروں پر رعب جمانے کے لیے چرب زبانی سے کام

[1] ابن ماجہ، الفتن: ٤٠٠٦۔ [2] ابوداود، الأدب: ٤٨٣٩۔

[3] بخاری، الاستیذان: ٦٢٤٤۔

لیتے ہیں، تیزی وطراری دکھاتے ہیں اور تصنع و بناوٹ کے عادی ہیں رسول اللہ ﷺ نے ان پر لعنت فرمائی ہے چنانچہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں پر لعنت فرمائی ہے جو شعروں کی طرح عام گفتگو بھی چباچبا کر کرتے ہیں۔ [1]

ایک دوسری روایت میں مزید وضاحت ہے، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"قیامت کے دن مجھے سب سے زیادہ ناپسندیدہ اور سب سے زیادہ دور وہ لوگ ہوں گے جو بہت باتونی، تصنع سے باتیں کرنے والے اور تکبر سے باچھیں کھول کھول کر باتیں کرنے والے ہوں گے۔"

صحابہ کرام نے عرض کیا یارسول اللہ! باتونی اور تصنع سے باتیں کرنے والوں کو تو ہم نے جان لیا لیکن "مُتَفَیْهِقُوْن" کون ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اس سے مراد تکبر کرنے والے ہیں۔" [2]

امام نووی رحمہ اللہ نے اس کی مزید وضاحت فرمائی ہے کہ اس کا لغوی معنی "بھرنا" ہے اور اس سے مراد وہ شخص ہے جو بات کرتے وقت منہ بھر لیتا ہے اور اپنی باچھوں کو کھول لیتا ہے نیز وہ دوسروں پر اپنی برتری اور بڑائی جتانے کے لیے متکبرانہ انداز میں چباچبا کر بات کرتا ہے۔ (ریاض الصالحین)

کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ اپنی علمی دھونس جمانے کے لیے گفتگو میں مشکل الفاظ استعمال کرتے ہیں اور دوران گفتگو عجیب وغریب لب ولہجہ اختیار کرتے ہیں

---

[1] مسند امام احمد، ص:۹۸، ج ٤۔ [2] ترمذی، ابواب البر: ۲۰۱۸۔

رسول اللہ ﷺ نے ایسے لوگوں کو پسند نہیں کیا ہے بلکہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''رفتار و گفتگو اور اعمال و کردار میں حد سے تجاوز کرنے والے تباہ و برباد ہو گئے یہ الفاظ آپ نے تین مرتبہ دہرائے۔'' [1]

(34) امامت پر اصرار کرنا

لوگوں کو نماز پڑھانا بہت بڑا منصب ہے، امام کو چاہیے کہ وہ اپنے اندر تواضع و بردباری اور مقتدی حضرات کے ساتھ ہمدردی کے جذبات پیدا کرے، اگر کوئی امام اپنے مقتدی لوگوں کا خیال نہیں رکھتا اور انھیں تنگ کر کے لذت محسوس کرتا ہے بلکہ لوگوں کی ناپسندیدگی کے باوجود بھی مصلی امامت سے چمٹا رہتا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے ایسے امام پر لعنت کی ہے چنانچہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے تین قسم کے لوگوں پر لعنت فرمائی ہے، ان میں سے ایک وہ شخص جو ایسے لوگوں کی امامت پر اصرار کرے جو اسے ناپسند کرتے ہوں۔ [2]

امام ترمذی نے اگرچہ اس حدیث پر کچھ گفتگو کی ہے تاہم کثرت طرق کی بنا پر قابل حجت ہے، امام احمد نے اس کا معنی بایں الفاظ بیان کیا ہے کہ اگر ایک دو یا تین آدمی اسے ناپسند کریں تو امامت کرانے میں چنداں حرج نہیں لیکن اگر اکثر لوگ اس سے نالاں ہیں تو اسے مصلی امامت سے الگ ہو جانا چاہیے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے اس روایت کو ایک دوسرے انداز سے بیان کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تین آدمیوں کی نماز ان کے کانوں سے اوپر نہیں چڑھتی:

[1] صحیح مسلم، العلم: ۲۶۷۰۔ [2] ترمذی، الصلوٰۃ: ۳۵۸۔

☆ وہ غلام جو اپنے آقا سے بھاگ نکلا ہو حتیٰ کہ وہ واپس آ جائے۔

☆ وہ عورت جس سے اس کا خاوند ناراض ہو۔

☆ وہ امام جو ایسے لوگوں کی امامت کرائے جو اسے ناپسند کرتے ہوں۔" [1]

اس حدیث میں بھی اس امام کے متعلق وعید ہے جو مقتدی حضرات کے ناپسند کرنے کے باوجود امامت سے چمٹا رہتا ہے اور امامت پر اصرار کرتا ہے، بہر حال ایسے حالات میں امام کو اپنے رویے پر نظر ثانی کرنا چاہیے۔

(35) خوف وہراس پھیلانا

اللہ تعالیٰ کے ہاں مسلمان بلکہ انسان کی بہت قدر وقیمت ہے، بلا وجہ کسی کو تکلیف دینا اور اسے ہراساں کرنا کبیرہ گناہ ہے نیز اللہ کے نزدیک باعث لعنت امر ہے، چنانچہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جو انسان کسی دوسرے کو مہلک ہتھیار کے ساتھ ہراساں کرتا ہے یا اس کی طرف اشارہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ کے فرشتے اس پر لعنت برساتے ہیں اگر چہ وہ دوسرا حقیقی بھائی ہی کیوں نہ ہو۔" [2]

دوسری روایت میں اس شدید وعید کا سبب بایں الفاظ بیان کیا گیا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جو انسان اس طرح کی حرکت کرتا ہے وہ اس کی سنگینی کو نہیں جانتا ممکن ہے کہ شیطان اس کے ہاتھ سے یہ حرکت کرادے کہ وہ اس کے قتل کا

---

[1] جامع ترمذی، الصلوۃ:۳۶۰۔ [2] صحیح مسلم، البر:٦٦٦٦۔

مرتکب ہو کر جہنم کے گڑھے میں گر جائے۔'' [1]

ایک دوسری حدیث میں اس کی مزید وضاحت ہے حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایسی قوم کے پاس آئے جو ننگی تلواروں کا تبادلہ کر رہے تھے، آپ نے انہیں دیکھ کر فرمایا:

''اللہ تعالیٰ نے ایسے کام پر لعنت کی ہے، کیا میں نے انہیں اس سے منع نہیں کیا تھا۔''

پھر آپ نے فرمایا:

''جب تم میں سے کوئی اپنی تلوار کو میان سے نکالے اور اسے دیکھے پھر وہ اپنے بھائی کو دینے کا ارادہ کرے تو اسے میان میں کرے پھر دوسرے کو پکڑائے۔'' [2]

یہ وعید عام حالات میں ہے کہ جب کسی کو ہتھیار دینا ہو اسے بند کر کے دیا جائے، خوف وہراس پھیلانے کے لیے ہتھیاروں کی نمائش کرنا اس سے بڑھ کر سنگین جرم ہے، مذکورہ احادیث میں تلوار کے متعلق ہدایت ہے جبکہ آج کل جدید ہتھیار مثلاً: بندوق، رائفل، پستول اور کلاشن کوف کا بھی یہی حکم ہے، ایسے مہلک ہتھیاروں کی نمائش کرنا بھی باعث لعنت ہے۔

مرعوب کرنے کے لیے ہتھیار کی نمائش کرنا بھی شریعت کی نظر میں انتہائی کی ناپسندیدہ حرکت ہے جیسا کہ ہمارے ہاں پولیس والے ہاتھوں میں کوڑے لیے پھرتے ہیں، یہ محض عوام الناس کو مرعوب کرنے کے لیے کیا جاتا ہے حالانکہ رسول

---

[1] صحیح مسلم، البر: ٦٦٦١۔ [2] مسند امام احمد، ص: ٤٢، ج ٥۔

اللہ ﷺ نے اس کے متعلق بہت سخت وعید فرمائی ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

"تم ایک ایسی قوم کو دیکھو گے جو صبح و شام اللہ کی ناراضی اور اسکی لعنت میں رہے گی ان کے ہاتھوں میں گائے کی دموں کی طرح کوڑے ہوں گے۔" [1]

اس حدیث کی مزید وضاحت دوسری حدیث میں ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"دو قسم کے لوگ اہل جہنم سے ہیں جنہیں میں نے نہیں دیکھا ہے ان میں سے ایک قسم یہ ہے کہ ان کے پاس گائے کی دم جیسے کوڑے ہوں گے، ان سے لوگوں کو پیٹیں گے۔" [2]

36 حیلہ جوئی

دین اسلام ہمیں عمل کی تلقین کرتا ہے، لیکن بعض لوگ اس سے راہ فرار اختیار کرنے کے لیے حیلہ گری کرتے ہیں، شریعت کی نظر میں یہ بدترین جرم ہے، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ قوم یہود پر لعنت کرے، ان پر جانوروں کی چربی حرام کر دی گئی تھی لیکن انہوں نے اسے گرم کر کے پگھلایا پھر اسے فروخت کر کے اس کی قیمت استعمال کرنے لگے۔" [3]

اللہ تعالیٰ نے ان پر چربی کا کھانا حرام کر دیا تھا، انہوں نے اسے استعمال کرنے کا ایک حیلہ ایجاد کیا کہ اسے پگھلا کر فروخت کرنا شروع کر دیا، اسی طرح براہِ

---

[1] مسند امام احمد: ۳۰۸، ج ۲۔ [2] صحیح مسلم، الجنة: ۷۱۹٤۔

[3] صحیح بخاری، الانبیاء: ۳٤٦۰۔

راست اسے کھانے کے بجائے اس کی قیمت استعمال کرنے لگے، اللہ تعالیٰ نے حیلہ جوئی کی وجہ سے ان پر لعنت کی اور اپنی رحمت سے انہیں دور کر دیا، اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شرعی احکام سے راہ فرار اختیار کرنے کے لیے حیلہ جوئی کرنا حرام ہے، کیونکہ جس چیز کو اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے، اس کی خرید وفروخت بھی حرام ہے، قرآن مجید میں قوم یہود کے ایک حیلے کو تفصیل سے بیان کیا ہے کہ ان کی ایک قوم سمندر کے کنارے پر آباد تھی، اللہ تعالیٰ نے ان پر ہفتہ کے دن مچھلیاں پکڑنے کے متعلق پابندی عائد کی تھی لیکن انہوں نے اسے پامال کرنے کے لیے ایک حیلہ تلاش کیا کہ ہفتہ کے دن سمندر کے کنارے گڑھے کھود کر ان میں پانی چھوڑ دیتے اور پانی کے ساتھ مچھلیاں بھی آ جاتیں، پھر ان مچھلیوں کو ہفتہ کے علاوہ دوسرے دنوں میں پکڑ لیتے تھے اللہ تعالیٰ نے انہیں اس جرم کی پاداش میں بدترین سزا سے دوچار کیا اور انہیں بندر اور خنزیر بنا دیا پھر تین دن کے بعد انہیں صفحۂ ہستی سے مٹا دیا گیا، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاسْأَلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِي كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ إِذْ يَعْدُونَ فِي السَّبْتِ إِذْ تَأْتِيهِمْ حِيتَانُهُمْ يَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرَّعًا وَيَوْمَ لَا يَسْبِتُونَ لَا تَأْتِيهِمْ كَذَٰلِكَ نَبْلُوهُمْ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ﴾ [1]

''ان یہودیوں سے اس گاؤں کا حال تو پوچھو جو لب دریا واقع تھا، جب یہ لوگ ہفتہ کے دن کے متعلق حد سے تجاوز کرنے لگے، ہفتہ کے دن مچھلیاں ان کے سامنے پانی کے اوپر آ جاتیں اور جب ہفتہ کا دن نہ ہوتا تو مچھلیاں بھی غائب ہو جاتیں، اسی طرح ہم نے ان لوگوں کو

[1] ۷/ الاعراف: ۱۶۳۔

ان کی نافرمانی کی وجہ سے آزمائش میں ڈالا۔''

بہر حال شرعی احکام سے راہ فرار اختیار کرنا پھر اس کے لیے کوئی حیلہ اختیار کرنا انتہائی گھناؤنا جرم ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے لعنت اور پھٹکار کا باعث ہے، اس سے ہمیں اجتناب کرنا چاہیے۔

37 نابینا شخص کو راستہ سے بھٹکانا

دین اسلام ہمیں ایک دوسرے سے ہمدردی کرنے کا سبق دیتا ہے بلکہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''دین خیر خواہی کا نام ہے۔'' اس خیر خواہی کا تقاضا ہے کہ انسان محتاج لوگوں کے لیے اپنے دل میں نرم گوشہ رکھے، ان کی خیر خواہی کرے خاص طور پر نابینا حضرات سے لطف ومہربانی سے پیش آئے، ایک حدیث کے مطابق نابینا حضرات کو صحیح راستہ پر لگانے کو بہت بڑی سعادت قرار دیا گیا ہے، لیکن ہمارے معاشرہ میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو تفریح طبع کے طور پر نابینا حضرات سے کھیلتے ہیں، انہیں صحیح راستہ سے دور کر کے خوش طبعی کرتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

''وہ شخص ملعون ہے جو کسی نابینا شخص کو صحیح راستہ سے دور کرتا ہے۔'' [1]

ایک روایت میں ہے: ''اللہ تعالیٰ نے اس شخص پر لعنت کی ہے جو کسی اندھے کو صحیح راستہ سے بھٹکاتا ہے۔'' [2]

ان احادیث کے پیش نظر ہمیں نابینا حضرات سے خیر خواہی کرنا چاہیے، اس کی یہ صورت ہے کہ انہیں صحیح راستہ پر لگایا جائے، انہیں منزل مقصود تک پہنچانے میں ان

[1] مسند امام احمد، ص:۳۱۷، ج۱۔ [2] صحیح الادب المفرد، ص: ٦٨٥۔

کی مدد کی جائے، خوش طبعی کے طور پر انہیں صحیح راستہ سے دور کرنا باعث لعنت ہے، اس سے اجتناب کرنا چاہیے۔

(38) خود کو غیر قوم کی طرف منسوب کرنا

اللہ تعالیٰ نے قبیلے، خاندان اور پیشے وغیرہ صرف تعارف اور پہچان کے لیے بنائے ہیں اور عزت کا معیار تقویٰ اور پرہیز گاری کو ٹھہرایا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُم مِّن ذَكَرٍ وَأُنثَىٰ وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا ۚ إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ ۚ﴾ [1]

"اے لوگو! ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا ہے اور تمہاری ذاتیں اور قبیلے اس لیے بنائے ہیں تاکہ ایک دوسرے کو پہچان سکو، اللہ کے ہاں سب سے زیادہ قابل احترام وہی ہے جو تم میں سے زیادہ پرہیز گار ہو۔"

لیکن کچھ لوگ جھوٹی عزت حاصل کرنے کے لیے خود کو کسی دوسری قوم کی طرف منسوب کر لیتے ہیں اور انہوں نے ان چیزوں کو تفاخر و برتری کا ذریعہ بنا لیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ایسے شخص پر لعنت کی ہے جو خود کو اپنے باپ کے علاوہ کسی دوسرے کی طرف منسوب کرتا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"جس شخص نے خود کو اپنے باپ کے علاوہ کسی دوسرے کی طرف منسوب کیا اس پر اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت

---

[1] ٤٩/ الحجرات:١٣۔

ہے، اللہ کے ہاں اس کی کوئی عبادت خواہ فرض ہو یا نفل قبول نہیں کی جائے گی۔" ❶

ایک روایت میں ہے کہ

"جس نے خود کو غیر باپ کی طرف منسوب کیا وہ کبھی جنت کی خوشبو نہیں پائے گا حالانکہ جنت کی خوشبو بہت مسافت سے آئے گی۔" ❷

ہمارے نزدیک جو لوگ خود کو اپنی برادری یا قوم کے علاوہ کسی دوسرے برادری یا قوم کی طرف منسوب کرتے ہیں وہ مذکورہ حدیث کی زد میں آتے ہیں گویا انہوں نے خود کو غیر باپ کی طرف منسوب کیا ہے۔

㊳ زمین کی علامتوں کو تبدیل کرنا

اللہ تعالیٰ نے اس زمین کو انسان کے رہنے سہنے کے لیے بنایا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ الَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا ﴾ ❸

"وہی اللہ تعالیٰ ہے جس نے زمین کو تمہارے لیے بچھونا بنایا ہے۔"

کچھ لوگوں کو زمین کے مالکانہ حقوق حاصل ہوتے ہیں، مالکانہ حقوق ظاہر کرنے کے لیے زمین پر نشانات اور علامتیں لگائی جاتی ہیں لیکن قبضہ گروپ ان علامتوں کو برقرار نہیں رہنے دیتا بلکہ انہیں تبدیل کر دیتا ہے اور دوسروں کی علامتوں کی جگہ پر اپنے نشانات لگا لیتے ہیں۔ ایسے لوگ اللہ تعالیٰ کے ہاں لعنتی ہیں۔

❶ مسند امام احمد، ص:۸۱، ج۱۔ ❷ مسند امام احمد، ص:۱۷۱، ج۲۔
❸ ۲/ البقرہ:۲۲۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے

”جو انسان زمین کی نشانیوں اور علامتوں کو تبدیل کرتا ہے، اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔“ [1]

ایک روایت میں ہے کہ

”جس نے زمین کی علامتوں کو غائب کر دیا اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔“ [2]

زمین کی علامتوں کو بدلنے سے مراد زمین پر غاصبانہ قبضہ کرنا ہے، اس کی تائید ایک دوسری حدیث سے بھی ہوتی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”جس نے کسی دوسرے کی زمین پر ایک بالشت کے مقدار ناجائز قبضہ کیا، قیامت کے دن ساتوں زمینوں کا طوق اس کے گلے میں پہنایا جائے گا۔“ [3]

واضح رہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کو وصیت کرتے ہوئے یہ حدیث بیان کی تھی کہ کسی کی زمین پر ناجائز قبضہ کرنے کی کوشش نہ کرنا کیونکہ یہ ایک سنگین جرم ہے۔

(40) ثمر آور اور سایہ دار درختوں کو ضائع کرنا

دین اسلام میں درخت لگانے کی بہت اہمیت بیان ہوئی ہے بلکہ رسول اللہ ﷺ نے اسے ایک مسلمان کے لیے صدقہ قرار دیا ہے چنانچہ حضرت انس رضی اللہ عنہ

---

[1] صحیح مسلم: ۱۹۷۸۔ [2] مسند امام احمد، ص: ۹۵٤، ج ۱۔

[3] مسند امام احمد، ص: ۲۵۹، ج ٦۔

بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جو مسلمان بھی درخت لگاتا ہے یا کھیتی اگاتا ہے اور اس سے کوئی پرندہ، حیوان یا انسان کھاتا ہے تو اللہ کے ہاں یہ کام صدقہ لکھا جاتا ہے۔'' [1]

لیکن کچھ لوگ بلاوجہ ان درختوں کو ضائع کر دیتے ہیں جو لوگوں کی نفع رسانی کا باعث ہوتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جو شخص بیری کا درخت کاٹتا ہے وہ ملعون ہے۔'' [2]

امام ابوداود نے اس حدیث کی بایں الفاظ وضاحت کی ہے:

جو شخص ایسی بیری کو کاٹتا ہے جو مسافروں اور چوپایوں کے کام آتی ہے اور یہ حرکت بلاوجہ کرتا ہے اس کے لیے مذکورہ وعید ہے۔ (ابوداود حوالہ مذکور)

اگر کوئی شخص اپنے کام میں لانے کے لیے درخت کاٹتا ہے تو وہ اس وعید کا حامل نہیں ہوگا۔ ان شاء اللہ۔

---

[1] صحیح بخاری، الحرث والمزارعة: ٢٣٢٠۔

[2] ابوداود، الأدب: ٥٢٣٩۔

تفسیر ابن کثیرؒ

امام المفسرین حافظ عماد الدین

ابوالفدا اسمٰعیل بن عمر بن کثیر الدمشقی رحمہ اللہ

المتوفی ۷۷۴ھ

ترجمہ

امام العصر مولانا محمد جوناگڑھی رحمہ اللہ

تخریج
کامران طاہر

تحقیق و نظر ثانی
حافظ زبیر علی زئی

تقریظ
ابوالحسن مبشر احمد ربانی
حافظ صلاح الدین یوسف

☆ تمام آیات قرآنیہ، احادیث کریمہ کی مکمل تخریج و تحقیق کا اہتمام
☆ خوبصورت سرورق، معیاری طباعت، بہترین کاغذ، مناسب قیمت

مکتبہ اسلامیہ

لاہور بالمقابل رحمان مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار فون: 042-7244973

فیصل آباد بیرون امین پور بازار کوتوالی روڈ فون: 041-2631204

سیرت کے قارئین کے لیے سدا بہار اور انمول تحفہ

رحمۃ للعالمین ﷺ

تالیف

قاضی محمد سلیمان سلمان منصورپوری

اس کتاب میں قرآن وسنت،
قدیم صحف سماوی (تورات، زبور، انجیل)
اور غیر آسمانی مذہبی کتب سے آخر الزماں
پیغمبر ﷺ کی صداقت بیان کی گئی ہے
اور یہود، ہنود اور نصاریٰ کے
اعتراضات کا مکمل رد کیا گیا ہے۔

قدیم طبع (1921ء-1933ء) سے تقابل کے بعد تصحیح شدہ اڈیشن

مکتبہ اسلامیہ

لاہور بالمقابل رحمان مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار فون: 042-7244973

فیصل آباد بیرون امین پور بازار کوتوالی روڈ فون: 041-2631204

قصص القرآن

تالیف

مولانا محمد حفظ الرحمن سیوہاروی

اس کتاب میں قرآنی واقعات، انبیاء کرام علیہم السلام کے حالات، گزشتہ اقوام کی تاریخ، جیل خانہ جات میں فریضۂ تبلیغ، مصائب پر صبر کا اظہار، تفسیری مباحث وحقائق اور نتائج وعبر کو بڑے احسن پیرائے میں بیان کیا گیا ہے۔

مکتبہ اسلامیہ

لاہور بالمقابل رحمان مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار فون: 042-7244973

فیصل آباد بیرون امین پور بازار کوتوالی روڈ فون: 041-2631204

لعنت

کا مستحق ٹھہرانے والے پچاس عمل